لارنس آف پاکستانیہ

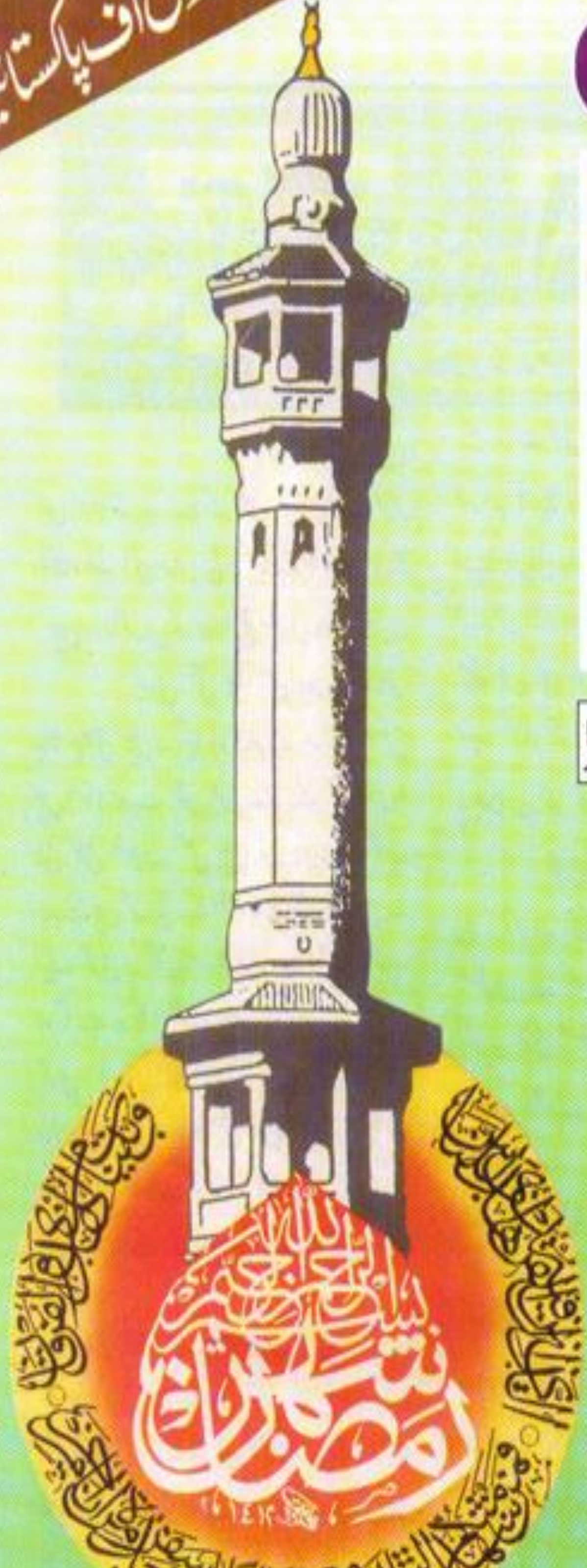

http://www. Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۷ | ۲۷ شعبان تا ۳ رمضان ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۸ تا ۲۴ دسمبر ۱۹۹۸ء | شمارہ نمبر ۳۰

مرزا غلام احمد قادیانی

برطانوی سامراج کا نمک خوار

جہاد دینِ اسلام کی روح

رمضان المبارک کی آمد اور قافلہ ختم نبوت سے تعاون

رمضان المبارک

روزے کے فضائل و مسائل

قیمت : ۵ روپے

(صائمہ اظہر' کراچی)

س: مسئلہ یہ ہے کہ میں اور میرے میاں انشاء اللہ اسی سال حج پر جانے کا ارادہ رکھتے ہیں (دعا کریں کہ ہمارا حج مقبول ہو۔ آمین) میری سگی نانی بھی ہمارے ساتھ جانا چاہتی ہیں۔ کیا وہ ہمارے ساتھ جاسکتی ہیں؟ آیا میرے شوہر ان کے لئے محرم ہیں؟ نانی کافی ضعیف بھی ہیں اور جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ حج کے اخراجات بھی کافی ہیں۔ ایک آدمی پر تقریباً ۸۰ ہزار سے زائد کا خرچہ ہوتا ہے دو کا مطلب ڈیڑھ دو لاکھ سے زائد۔ آدمی آسانی سے افورڈ نہیں کرسکتا نانی ہمارے ساتھ جانا چاہتی ہیں۔ کیا وہ جاسکتی ہیں؟ اپنا سگا داماد محرم ہوتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو عدت کے دوران داماد سے پردہ کرنا چاہئے؟

ج: اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو حج مبارک کرے اور اس کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آپ کا شوہر آپ کی نانی کا محرم ہے اور ویسے بھی داماد محرم ہوتا ہے۔ اس لئے آپ کی نانی آپ کے ساتھ جاسکتی ہیں۔ خرچ اخراجات کے مسئلہ کو آپ بہتر سمجھتے ہیں۔ (واللہ اعلم)

س: میرے شوہر کے سگے چچازاد نے قادیانی لڑکی سے شادی کی ہے ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے لڑکی کو مسلمان کرکے نکاح کیا ہے۔ اس شادی میں ان کے والدین کی رضامندی شامل نہیں تھی' اس لئے انہوں نے خود کی' شادی نکاح کی تقریب میں کوئی رشتہ دار شامل نہیں تھا جبکہ ولیمہ میں میرے سسر (یعنی تایا) نے شرکت کی تھی۔ شادی کے سات آٹھ ماہ بعد والدین سے صلح ہوگئی اور یہ اپنے والدین کے گھر آگئے۔ لڑکی کا اپنے قادیانی والدین کے گھر آنا جانا ہے۔ بلکہ اب ان کے دو بیٹے ہیں اور بچوں کی ولادت میکے میں ہی ہوئی ہے اور وہ وہاں سے سوا مہینہ گزار کر آئی ہیں۔ اب آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ آیا یہ نکاح درست ہے؟ (جبکہ لڑکی کا قادیانی میکے میں آنا جانا ہے)

ج: اگر یہ لڑکی بدستور قادیانی ہے تو کسی مسلمان سے کسی قادیانی کا نکاح جائز نہیں اور اگر یہ لڑکی مسلمان ہوگئی ہے تو اس کا اپنے قادیانی والدین کے ساتھ تعلق رکھنا جائز نہیں۔

س: اگر نہیں تو جن لوگوں نے شادی میں شرکت کی تھی ان کے لئے کیا حکم ہے؟ کیا وہ گناہ گار ہے جبکہ وہ لڑکے کے والدین کی درخواست پر شامل ہوئے تھے کہ اس کا کہنا تھا کہ کہیں ہمارا بیٹا بالکل ہی خاندان سے الگ نہ ہوجائے (جبکہ لڑکے کے والدین خود شریک نہیں تھے)

ج: اس مسئلہ کا مدار بھی لڑکی کے مسلمان ہونے پر ہے اگر لڑکی واقعتاً" مسلمان ہے تو ان لوگوں کے گھر میں آنا جانا صحیح ہے ورنہ ناجائز۔

س: اگر لڑکا الگ رہتا ہے لیکن والدین سے ملتا ہے۔ تو ہم لوگوں کا اس کے والدین سے میل جول جائز ہے یا ناجائز؟

ج: اس کا جواب بھی اوپر آچکا ہے۔

(ایک سائل' کراچی)

س: مسئلہ یہ ہے کہ ایک لڑکی جس کی شادی ۹ سال پہلے ہوئی تھی شادی کے بعد ۲ سال میں علیحدگی ہوگئی۔ ۷ سال علیحدہ رہنے کے بعد ۸۸۔۹۔۷/ کو طلاق دے دی گئی۔ اب یہ لڑکی دوسری جگہ شادی کرسکتی ہے' لیکن پوچھنا یہ ہے کہ:

(۱) ۷/ سال علیحدہ رہنے کے باوجود کیا لڑکی کو "عدت کی مدت" کو پورا کرنا لازمی ہے یا نہیں؟

(۲) "عدت کی مدت" کے لئے کیا کیا شرائط و ضوابط ہیں۔ تحریر کریں؟

ج: اگر اس لڑکی کو پہلے طلاق نہیں ہوئی تھی ویسے ہی میاں بیوی علیحدہ رہے جبکہ ان کے درمیان نکاح موجود تھا اور سات سال کے بعد طلاق ہوئی تو طلاق ہونے کے بعد عدت گزارنا ضروری ہے۔

(۲) طلاق کی عدت تین حیض ہے' یعنی جب سے لڑکی کو طلاق ہوئی ہے اس کے بعد وہ تین دفعہ پاک ہو تو تیسرا حیض ختم ہونے کے بعد اس کی عدت ختم ہوجائے گی۔

(۳) مدت کی عدت چار مہینے دس دن ہے یعنی ایک سو تیس دن۔ (واللہ اعلم)

س...... میں نے اپنی والدہ کو دو سال قبل ان کے لئے اور والد صاحب کے لئے حج کی رقم دی جو انہوں نے کسی اور مد میں لگادی ہے وہاں سے یکمشت رقم کی واپسی ایک دو سال کے لئے ممکن نہیں' میں نے ان سے حج کے لئے تقاضا کیا تو کہنے لگیں کہ قسمت میں ہوگا تو کرلیں گے' تمہارا فرض ادا ہوگیا۔ مولوی صاحب یہ بتلایئے کہ کیا واقعی میں نے جس نیت سے ان کو پیسہ دیا تھا اس کا ثواب مجھے مل گیا اور یہ کہ کہیں خدانخواستہ والدہ فی الوقت تک حج نہ کرسکنے کی بنا پر گناہگار تو نہیں ہیں؟

ج...... آپ کو تو ثواب مل گیا اور آپ کی والدہ پر حج فرض ہوگیا اگر حج کے بغیر مرگئیں تو گناہگار ہوں گی اور ان پر لازم ہوگا کہ وہ وصیت کرکے مریں کہ ان کی طرف سے حج بدل کرادیا جائے۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

جلد ۱۷ | ۲۷ شعبان تا ۳ رمضان ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۸ تا ۲۴ دسمبر ۹۸ | شمارہ ۳

بیاد :

☆ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ

☆ قاضی احسان احمد شجاع آبادی ؒ

☆ مولانا محمد علی جالندھری ؒ ☆ مولانا لال حسین اختر ؒ

☆ مولانا سید محمد یوسف بنوری ؒ

☆ مولانا محمد حیات ؒ ☆ مولانا مفتی احمد الرحمن ؒ

☆ مولانا محمد شریف جالندھری ؒ

سرپرست : حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ : حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ : مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مدیر : مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

رمضان المبارک کی آمد اور قافلہ ختم نبوت سے تعاون	(اداریہ)	4
رمضان المبارک روزے کے فضائل و مسائل	(مولانا محمد یوسف لدھیانوی)	7
لارنس آف پاکستانیہ	(علامہ محمد خالد الازہری)	9
مرزا غلام احمد قادیانی ...... برطانوی سامراج کا نمک خوار	(مولانا عبد العزیز)	12
جہاد .... دین اسلام کی روح	(ملک محمد وسیم)	17
قادیانی غیر مسلم کیوں ؟	(جناب سید ریحان زیب)	18
شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی ؒ	(رحمت نادر خان چترالی)	19
قادیانیت علامہ اقبال ؒ کی نظر میں	(مولانا محمد علی صدیقی)	22
اخبار ختم نبوت		23

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر

مولانا عبد الرحیم اشعر

مولانا مفتی محمد جمیل خان

مولانا نذیر احمد تونسوی

مولانا سعید احمد جلالپوری

مولانا منظور احمد الحسینی

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا | قانونی مشیر: حشمت حبیب ایڈووکیٹ

کاتبان و زر تزئین: خرم | کمپیوٹر کمپوزنگ: فیصل عرفان

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا : ۹۰ امریکی ڈالر۔ یورپ، افریقہ : ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک : ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ : ۵ روپے
سالانہ : ۲۵۰ روپے ششماہی : ۱۲۵ روپے سہ ماہی : ۷۰ روپے

چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بنک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹-۲۸۴ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ کراچی — فون : ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس : ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان — فون : ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس : ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس: 35 STOCKWELL GREEN LONDON. SW9. 9HZ. U.K. PHONE: 0171- 737-8199.

ناشر : عزیز الرحمن جالندھری طابع : سید شاہد حسن مطبع : القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت : جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رمضان المبارک کی آمد اور قافلہ ختم نبوت سے تعاون

ماہ مبارک رمضان المبارک اپنی رحمتوں اور جلوتوں اور برکتوں کے ساتھ عالم اسلام پر سایہ فگن ہو رہا ہے۔ ہر طرف نیکیوں کا چرچا ہوگا' مسلمان دن میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کھانا پینا اور خواہشات نفسانی کو چھوڑ کر اور رات کو تراویح اور قیام اللیل میں مشغول ہو کر تقویٰ کی زندگی گزارنے کی کوشش کریں گے۔ حدیث شریف کے مطابق اس ماہ مبارک میں کتنے خوش نصیب بندے ہوں گے جن کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائیں گے۔ اس ماہ مبارک میں اللہ تعالیٰ شیاطین کو قید کر دیتے ہیں۔ جنت کے دروازے کھول دیتے ہیں' جہنم کے دروازے بند کر دیتے ہیں۔ افطار اور سحری کے وقت اللہ تعالیٰ دعائیں قبول کرتے ہیں۔ اس مبارک مہینہ میں ایک رات شب قدر ہے جس میں عبادت کا ثواب ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل ہے۔ اس مہینہ کا اول حصہ رحمت' درمیانی حصہ مغفرت اور آخری عشرہ جہنم سے خلاصی کا ہے۔ اس ماہ مبارک میں جو اپنے ملازمین کے کاموں میں تخفیف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرماتے ہیں۔ بہرحال یہ ماہ ہر اعتبار سے مسلمانوں کے لئے بہت ہی مبارک ہے اس لئے اس ماہ میں بہت زیادہ عبادت کرنی چاہئے کیونکہ ایک حدیث شریف میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جو شخص ماہ مبارک کو پائے اور اس میں اپنی مغفرت نہ کرائے اس سے زیادہ بدنصیب اور بدبخت شخص کوئی نہیں ہے۔" چونکہ یہ مہینہ نیکی اور خیر خواہی کا ہے اس لئے اس ماہ میں دینی کاموں میں تعاون بہت ضروری ہے اور دینی کاموں میں سب سے زیادہ اہمیت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ہے۔ کیونکہ اس کا کام براہ راست نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو قزاقوں اور جھوٹے مدعیان نبوت کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ کرنا ہے۔ اس اہمیت کے پیش نظر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مختصر سا جائزہ پیش کر دیا جائے۔

نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے آخری نبی کی حیثیت سے مبعوث فرمایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور اگر کوئی شخص آکر یہ دعویٰ کرے کہ وہ نبی ہے تو وہ جھوٹا ہے۔ تم اس کو مسترد کر دو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری دور میں مسیلمہ کذاب' اسود عنسی' وغیرہ نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اسود عنسی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایک صحابی فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں مردار ہوا جس کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جبریل امین علیہ السلام کے ذریعہ ہو گئی۔ مسیلمہ کذاب اور سجاح نے نکاح کر کے نبوت میں اشتراک کر لیا اور مہر میں دو نمازیں معاف کر دی گئیں۔ خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے خلاف ایک عظیم الشان لشکر ترتیب دیا جس میں بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور محدثین اور قراء عظام شریک ہوئے۔ مسیلمہ کذاب اپنے تیس ہزار لشکر سمیت جہنم رسید ہوا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ۱۲۰۰ سے زائد صحابہ کرام نے جانوں کا نذرانہ پیش کیا جس میں سات سو حفاظ اور قراء کرام شامل تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام غزوات میں اتنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین شہید نہیں ہوئے جتنے صرف ایک لڑائی میں شہید ہوئے۔ بہرحال حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے امت کو آگاہ کر دیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والے کی سزا صرف اور صرف موت ہے۔ ائمہ تلبیس کے مطابق ۲۷ کے قریب آج تک ایسے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے کسی نہ کسی درجے میں جھوٹا دعویٰ نبوت کیا۔ اکثر لوگوں کو امت کے غیور مسلمانوں نے جہنم رسید کر دیا۔ گزشتہ صدی کے اواخر میں انگریزی دور حکومت میں مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کے لئے انگریزوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی سرپرستی کی۔ پہلے اسے مسلمانوں میں مبلغ اور مناظر کی حیثیت سے متعارف کرایا اور پھر اس کے ذریعے ختم نبوت کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ آخر کار اس نے مہدی' مجدد' مسیح موعود' ظلی بروزی نبی اور پھر نبی اور پھر معاذ اللہ نبی سے بڑھ کر اپنے محمد رسول اللہ ہونے کا دعویٰ کیا۔ علماء لدھیانہ نے ابتداء ہی میں اس کے غلط عقائد کی وجہ سے کفر کا فتویٰ جاری کیا پھر دارالعلوم دیوبند سے فتویٰ صادر ہوا' لیکن انگریزوں کی سرپرستی کی وجہ سے یہ فتنہ بڑھتا ہی رہا۔ اس بنا پر محدث العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے تمام علماء کرام کو جمع کیا اور قادیانیت کے مکر و فریب اور امت

کے لئے اس کے نقصانات سے آگاہ کیا۔ بعد ازاں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کو اس کام کا ذمہ دار بنایا اور امیر شریعت کا خطاب دیا۔ پانچ سو سے زائد علماء کرام نے امیر شریعت کے ہاتھ پر بیعت کر کے اس بات کا عزم کیا کہ وہ زندگی بھر اپنی زندگیوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے وقف کردیں گے اس طرح محدث العصر حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری رحمتہ اللہ علیہ نے قافلہ ختم نبوت تشکیل دیا۔ قافلہ ختم نبوت نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی قیادت میں کام شروع کیا تو مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کو بریک لگ گئے۔ ایک ایک گاؤں' ایک ایک قریہ' ایک ایک شہر میں قافلہ ختم نبوت نے تبلیغی سرگرمیاں شروع کیں تو انگریز حکومت اور مرزا قادیانی کی ذریت غنڈہ گردی پر اتر آئے۔ پہلے قادیان میں مسلمانوں کا جینا دوبھر کیا گیا' پھر جہاں جہاں قادیانی اثر و رسوخ رکھتے تھے وہاں مسلمانوں کا جینا دوبھر کردیا گیا۔ قافلہ ختم نبوت کے رہنماؤں' رضاکاروں اور جاں نثاروں پر قید و بند کے دروازے کھل گئے۔ مرزا قادیانی کو جھوٹا نبی کہنا جرم بن گیا۔ قاتلانہ حملے معمول بن گئے لیکن اللہ تعالیٰ کے یہ شیر اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فداکار جان پر کھیل گئے' لیکن عقیدہ ختم نبوت پر زد نہیں پڑنے دی۔ بہاولپور میں مقدمہ درج ہوا تو اس کی پیروی کی اور مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کو کافر ثابت کیا۔ قادیان میں داخلہ بند ہوا تو قادیان کے باہر ساری رات امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے عقیدہ ختم نبوت کی وضاحت کی اور فتنہ قادیانیت سے آگاہ کیا۔ قادیان میں دفتر کھولا' کئی دفعہ توڑا گیا' مبلغ کی پٹائی لگائی گئی' مولانا محمد حیات نے جان ہتھیلی پر رکھ کر قادیان میں سکونت اختیار کی۔ الغرض مقدمات کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہوگیا' امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے تھے "زندگی نصف جیل میں اور نصف ریل میں گزر گئی۔" تحریک پاکستان کامیاب ہوئی' قادیانیوں نے تحریک آزادی کے خلاف کام کیا' تقسیم پاکستان کی مخالفت کی' کشمیر میں مسلمانوں کی فہرست سے الگ اپنا نام درج کرایا جس کی وجہ سے کشمیر کا الحاق پاکستان سے نہ ہوسکا اس کے باوجود پاکستان بننے کے بعد انگریزوں کی سرپرستی سے پاکستان کے ٹھیکیدار بن گئے۔ سر ظفر اللہ پہلا وزیر خارجہ مقرر ہوا' ربوہ کی زمین حاصل کر کے اپنا مرکز قادیان سے یہاں منتقل کردیا' پاکستان میں قادیانیت کے خلاف تبلیغ پر پابندی عائد ہوگئی' قادیانیوں نے پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کی کوشش کی۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے پاکستان کے تحفظ کی تحریک شروع کی۔ لاہور میں مارشل لاء لگادیا گیا۔ کئی ہزار جاں نثاران ختم نبوت نے جان کا نذرانہ پیش کیا' ایک لاکھ کے قریب علماء کرام' رضاکاران ختم نبوت نے جیلوں کی ہوا کھائی۔ تحریک کے نتیجے میں پاکستان قادیانی اسٹیٹ بننے سے بچ گیا۔ قافلہ ختم نبوت نے اپنا کام جاری رکھا' مولانا محمد علی جالندھری' مولانا محمد حیات' مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی' مولانا محمد شریف جالندھری سینکڑوں ختم نبوت کے مبلغ قریہ قریہ پھیل گئے' مسلمانوں کے ایک ایک پیسہ کی امداد سے کام جاری رکھا۔ تا آنکہ ۱۹۷۴ء میں محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمتہ اللہ کی قیادت میں تحریک ختم نبوت کا آغاز ہوا۔ شریک سفر تھے مفکر اسلام مولانا مفتی محمود' مولانا شاہ احمد نورانی' مولانا معین الدین لکھنوی۔ ان علماء کرام نے تمام سیاسی جماعتوں کو جمع کیا۔ پوری قوم متحد ہوئی اور ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانان پاکستان کو نصرت عطا فرمائی اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ ۱۹۸۴ء کو قادیانیوں نے آئین کی خلاف ورزی شروع کی۔ مولانا خواجہ خان محمد صاحب' مفتی احمد الرحمٰن رحمتہ اللہ علیہ کی قیادت میں تحریک چلی' مولانا محمد شریف جالندھری نے ایک ایک کی منت کی۔ آخرکار صدر ضیاء الحق مرحوم نے امتناع قادیانیت آرڈی نینس جاری کیا۔ مرزا طاہر راتوں رات فرار ہو کر اپنے آقاؤں کے چرنوں میں لندن پہنچا' دوبارہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش شروع کی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے وہاں بھی تعاقب شروع کیا۔ ماریشس میں قادیانی پہنچے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے وہاں پیچھا کیا۔ ہزاروں افراد تائب ہوئے' جنوبی افریقہ میں مقدمہ ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت عقیدہ ختم نبوت کی حقانیت کے لئے وہاں پہنچ گئی۔ غرض دنیا میں جہاں کہیں بھی قادیانیت نے پنجے جمانے کی کوشش کی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنا فریضہ ادا کیا' بقول حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمتہ اللہ علیہ "اگر قادیانی خدانخواستہ چاند پر بھی پہنچ جائیں تو ہم ان کا پیچھا وہاں بھی نہیں چھوڑیں گے۔"

اس وقت عیسائیت' یہودیت' قادیانیت سب اسلام دشمنی میں تیزی سے مصروف عمل ہیں۔ مسلمان ملکوں میں مغرب نے قادیانیت کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے بلکہ ان کی سرپرستی کی جارہی ہے تاکہ مسلمانوں کو ختم کیا جاسکے۔ اسکولوں' رفاہی اداروں' اسپتالوں' سڑکوں کے ذریعے غریب ممالک میں لوگوں کو اسلام کے نام پر قادیانی بنایا جارہا ہے۔ پاکستان کے علماء کرام اور پاکستان کو تباہ کرنے کے قادیانی اور سب لادینی قوتیں متحد ہوگئی ہیں۔ گیمبیا میں گزشتہ دنوں قادیانیوں نے شرارت کرکے اس کو تباہ کرنے کی کوشش کی۔ گزشتہ دنوں پیدا ہونے والے عدالتی بحران میں مرزا طاہر کے دعوے کے مطابق ان کا ہاتھ تھا۔ اس صورت حال میں مسلمانوں کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے۔ قادیانی چاہتے ہیں کہ دنیا کے ایک ارب بیس کروڑ مسلمان خدانخواستہ مرتد اور گمراہ ہوجائیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حیثیت نعوذ باللہ ختم ہوجائے' ایسے وقت میں مسلمانوں کے اوپر بہت زیادہ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اگر آپ قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت چاہتے ہیں تو آئیے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کرکے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی محافظوں میں شامل ہوجائیے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب زید مجدہم' نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب دامت برکاتہم' ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' ناظم تبلیغ حضرت مولانا اللہ وسایا' ترجمان علماء حق و شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صاحب صفدر زید مجدہم' شیخ طریقت حضرت مولانا سید نفیس شاہ صاحب مدظلہ' حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر (مہتمم جامعہ بنوری ٹاؤن)' حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب (صدر وفاق المدارس)' حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب (قائد جمعیت علماء اسلام)' حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی (صدر مجلس تعاون اسلامی) اور دیگر تمام علماء کرام کی جانب سے تمام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں شامل ہوجائیں۔ ہر قسم کا تعاون کریں' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سالانہ اخراجات کا تخمینہ کروڑوں روپے سے متجاوز ہے اور یہ مسلمانوں کے عطیات سے پورا ہوتا ہے۔ آگے بڑھئے اور زیادہ سے زیادہ اس میں اپنا حصہ ڈالئے' اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔ (آمین)

رمضان المبارک

قمر حجازی' اوکاڑہ

مبارک ہو کہ آیا ہے مہینہ رحمتوں والا!
مسرت ساتھ لایا ہے مہینہ رحمتوں والا

گناہ گاروں کو رحمت اپنے دامن میں چھپالے گی
اسی خاطر تو آیا ہے مہینہ رحمتوں والا

نمازی جوق در جوق اب چلے آئیں گے مسجد میں
زہے قسمت کہ آیا ہے مہینہ رحمتوں والا

عبادت کرنے والوں کی مسرت کا ٹھکانہ کیا!
لئے شب قدر آیا ہے مہینہ رحمتوں والا!

خدا خود روزہ داروں کو صلہ دے گا عبادت کا
یہ مژدہ ساتھ لایا ہے مہینہ رحمتوں والا

مقید ہوگا شیطاں' بند ہوگا در جہنم کا!
نوید خلد لایا ہے مہینہ رحمتوں والا

مسلمانو! ہو قرآن نازل اس مہینے میں
عجب سوغات لایا ہے مہینہ رحمتوں والا

قمر صبح و مسا چھوٹے بڑے خوشیاں مناتے ہیں
ہلال عید لایا ہے مہینہ رحمتوں والا

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ العالی

رمضان المبارک ۔ روزے کے فضائل و مسائل

حدیث شریف میں روزہ کا بڑا ثواب آیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزہ دار کا بڑا رتبہ ہے۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جس نے رمضان کے روزے محض اللہ تعالیٰ کے واسطے ثواب سمجھ کر رکھے تو اس کے سب اگلے گناہ صغیرہ بخش دیئے جائیں گے اور نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پیاری ہے' قیامت کے دن روزہ کا بے حد ثواب ملے گا۔ روایت ہے کہ روزہ داروں کے واسطے قیامت کے دن عرش سے دستر خوان چنا جاوے گا وہ لوگ اس پر بیٹھ کر کھانا کھاویں گے اور سب لوگ ابھی حساب ہی میں پھنسے ہوں گے' اس پر وہ لوگ کہیں گے کہ یہ لوگ کیسے ہیں کہ کھانا کھاپی رہے ہیں؟ اور ہم ابھی حساب ہی میں پھنسے ہوئے ہیں ان کو جواب ملے گا کہ یہ لوگ روزہ رکھا کرتے تھے اور تم لوگ روزہ نہ رکھتے تھے۔ یہ روزہ بھی دین اسلام کا بڑا رکن ہے جو کوئی رمضان کے روزے نہ رکھے گا بڑا گناہ گار ہوگا اور اس کا دین کمزور ہو جائے گا۔

مسئلہ: رمضان شریف کے روزے ہر مسلمان پر جو مجنون اور نابالغ نہ ہو فرض ہیں جب تک کوئی عذر نہ ہو روزہ چھوڑنا درست نہیں ہے اور اگر کوئی روزہ کی نذر کرے تو نذر کر لینے سے روزہ فرض ہو جاتا ہے۔ اور قضا اور کفارے کے روزے بھی فرض ہیں اور اس کے سوا اور سب روزے نفل ہیں رکھے تو ثواب ہے اور نہ رکھے تو کوئی گناہ نہیں' البتہ عیدالفطر اور بقر عید کے دن اور بقر عید سے بعد تین دن روزہ رکھنا حرام ہے۔

مسئلہ: جب سے فجر کی نماز کا وقت آتا ہے اس وقت سے لے کر سورج ڈوبنے تک روزے کی نیت سے سب کھانا اور پینا چھوڑ دے اور ہمبستر بھی نہ ہو' شرع میں اس کو روزہ کہتے ہیں۔

مسئلہ: زبان سے نیت کرنا اور کچھ کہنا ضروری نہیں ہے بلکہ جب دل میں دھیان ہے کہ آج میرا روزہ ہے اور دن بھر نہ کچھ کھایا نہ پیا نہ ہمبستر ہوا تو اس کا روزہ ہو گیا اور اگر کوئی زبان سے بھی کہہ دے کہ یااللہ میں کل تیرا روزہ رکھوں گا یا عربی میں یہ کہہ دے کہ "بصوم غد نویت" تو بھی کچھ حرج نہیں۔ یہ بھی بہتر ہے۔

مسئلہ: اگر کسی نے دن بھر نہ تو کچھ کھایا نہ پیا' صبح سے شام تک بھوکا پیاسا رہا' لیکن دل میں روزہ کا ارادہ نہ تھا' بلکہ بھوک نہیں لگی یا کسی اور وجہ سے کچھ کھانے پینے کی نوبت نہیں آئی تو اس کا روزہ نہیں ہوا۔ اگر دل میں روزہ کا ارادہ کر لیتا تو روزہ ہو جاتا۔

مسئلہ: شرع میں روزہ کا وقت صبح صادق کے وقت سے شروع ہوتا ہے۔ اس لئے جب تک صبح نہ ہو کھانا پینا وغیرہ سب کچھ جائز ہے جب تک صبح نہ ہو ہر طرح کھاپی سکتا ہے چاہے نیت کر چکا ہو یا ابھی نہ کی ہو۔

رمضان شریف کے روزے:

مسئلہ: رمضان شریف کے روزہ کی اگر رات سے نیت کرلے تو بھی فرض ادا ہو جاتا ہے اور اگر رات کو روزہ رکھنے کا ارادہ نہ تھا بلکہ صبح ہو گئی تب بھی یہی خیال رہا کہ میں آج کا روزہ نہ رکھوں گا' پھر دن چڑھے خیال آیا کہ فرض چھوڑ دینا بری بات ہے اس لئے اب روزہ کی نیت کرلی تب بھی روزہ ہو گیا' لیکن اگر صبح کو کچھ کھاپی چکا ہو تو اب نیت نہیں کر سکتا۔

مسئلہ: اگر کچھ کھایا پیا نہ ہو تو دن کو ٹھیک دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے پہلے رمضان المبارک کے روزے کی نیت کرلینا درست ہے۔

مسئلہ: رمضان شریف کے روزے میں بس اتنی نیت کرلینا کافی ہے کہ آج میرا روزہ ہے یا رات کو اتنا سوچ لے کہ کل میرا روزہ ہے تو اتنی ہی نیت سے بھی رمضان کا روزہ ادا ہو جائے گا۔ اگر نیت میں خاص یہ بات نہ آئی ہو کہ رمضان کا روزہ ہے یا فرض روزہ ہے تب بھی روزہ ہو جائے گا۔

مسئلہ: رمضان کے مہینے میں اگر کسی نے یہ نیت کی کہ میں کل نفل کا روزہ رکھوں گا رمضان کا روزہ نہ

رکھوں گا بلکہ اس روزہ کی پھر کبھی قضا رکھ لوں گا' تب بھی رمضان ہی کا روزہ ہوا اور نفل کا نہیں ہوا۔

مسئلہ : پچھلے رمضان کا روزہ قضا ہو گیا تھا اور پورا سال گزر گیا اب تک اس کی قضا نہیں رکھا' پھر جب رمضان کا مہینہ آ گیا تو اسی قضا کی نیت سے روزہ رکھا تب بھی رمضان ہی کا روزہ ہو گا اور قضا کا روزہ نہ ہو گا۔ قضا کا روزہ رمضان کے بعد رکھے۔

مسئلہ : کسی نے نذر مانی تھی کہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے تو میں اللہ تعالیٰ کے لئے دو روزے یا ایک روزہ رکھوں گا' پھر جب رمضان کا مہینہ آیا تو اس نے اسی نذر کے روزے رکھنے کی نیت کی' رمضان کے روزے کی نیت نہیں کی تب بھی رمضان ہی کا روزہ ہوا نذر کا روزہ ادا نہیں ہوا۔ نذر کے روزے رمضان کے بعد پھر رکھے سب کا خلاصہ یہ ہوا کہ رمضان کے مہینے میں جب کسی روزے کی نیت کرے گا تو رمضان ہی کا روزہ ہو گا اور کوئی روزہ صحیح نہ ہو گا۔

مسئلہ : شعبان کی انتیسویں تاریخ کو اگر رمضان شریف کا چاند نکل آوے تو صبح کو روزہ رکھو اور اگر نہ نکلے یا آسمان پر ابر ہو اور چاند نہ دکھائی دے تو صبح کو جب تک یہ شک رہے کہ رمضان شروع ہوا یا نہیں' روزہ نہ رکھو' بلکہ شعبان کے تیس دن پورے کر کے رمضان کے روزے شروع کرو۔

مسئلہ : انتیسویں تاریخ ابر (بادل) کی وجہ سے رمضان شریف کا چاند نہیں دکھائی دیا تو صبح کو نفل روزہ بھی نہ رکھو۔

مسئلہ : بادل کی وجہ سے انتیس تاریخ کو رمضان کا چاند نہیں دکھائی دیا تو دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے تک کچھ نہ کھاؤ نہ پیؤ۔ اگر کہیں سے خبر آ جاوے تو اب روزہ کی نیت کر لو اور اگر خبر نہ آئے تو کھاؤ پیؤ۔

مسئلہ : انتیسویں تاریخ چاند نہیں ہوا تو یہ خیال نہ کرو کہ کل کا دن رمضان کا تو ہے نہیں میرے ذمہ جو پچھلے سال کا ایک روزہ قضا ہے اس کی قضا ہی رکھ لوں یا کوئی نذر مانی تھی اس کا روزہ رکھ لوں' اس دن قضا کا روزہ اور کفارہ کا روزہ اور نذر کا روزہ رکھنا بھی مکروہ ہے کوئی روزہ نہ رکھنا چاہئے۔ اگر قضا یا نذر کا روزہ رکھ لیا پھر کہیں سے چاند کی خبر آ گئی تو بھی رمضان ہی کا روزہ ادا ہو گیا۔ قضا اور نذر کا روزہ پھر سے رکھے اور اگر خبر نہ آئی تو جس روزہ کی نیت تھی وہی ادا ہو گیا۔

قضا روزے کا بیان :

مسئلہ : جو روزے کسی وجہ سے جاتے رہے ہوں رمضان کے بعد جہاں تک جلدی ہو سکے ان کی قضا رکھ لے دیر نہ کرے' بے وجہ قضا رکھنے میں دیر لگانا گناہ ہے۔

مسئلہ : روزے کی قضا میں دن مقرر کر کے قضا کی نیت کرنا کہ فلاں تاریخ کے روزے کی قضا رکھتا ہوں یہ ضروری نہیں ہے بلکہ جتنے روزے قضا ہوں اتنے ہی روزے رکھ لینا چاہئیں۔ البتہ اگر دو رمضان کے کچھ کچھ روزے قضا ہو گئے اس لئے دونوں سال کے روزوں کی قضا رکھنا ہے تو سال کا مقرر کرنا ضروری ہے یعنی اس طرح نیت کرے کہ فلاں سال کے روزوں کی قضا رکھتا ہوں۔

مسئلہ : قضا روزے میں رات سے نیت کرنا ضروری ہے' اگر صبح ہو جانے کے بعد نیت کی تو قضا صحیح نہیں ہوئی بلکہ وہ روزہ نفل ہو گیا قضا کا روزہ پھر سے رکھے۔

مسئلہ : کفارے کے روزے کا بھی یہی حکم ہے کہ رات سے نیت کرنا چاہئے اگر صبح ہونے کے بعد نیت کی تو کفارہ کا روزہ صحیح نہیں ہوا۔

مسئلہ : جتنے روزے قضا ہو گئے ہیں چاہے سب کو ایک دم سے رکھ لے چاہے تھوڑے تھوڑے کر کے رکھے دونوں باتیں درست ہیں۔

مسئلہ : اگر رمضان کے روزے ابھی قضا نہیں رکھے اور دوسرا رمضان آ گیا تو خیر اب رمضان کے ادا روزے رکھے اور عید کے بعد قضا رکھے لیکن اتنی دیر کرنا بری بات ہے۔

مسئلہ : رمضان کے مہینے میں دن کو بے ہوش ہو گیا اور ایک دن سے زیادہ بے ہوش رہا تو بے ہوش ہونے کے دن کے علاوہ جتنے دن بے ہوش رہا اتنے دنوں کی قضا رکھے جس دن بے ہوش ہوا اس ایک دن کی قضا واجب نہیں ہے کیونکہ اس دن کا روزہ بوجہ نیت کے درست ہو گیا۔ ہاں اگر اس دن سے روزہ نہ تھا یا اس دن حلق میں کوئی دوا ڈالی گئی اور وہ حلق سے اتر گئی تو اس دن کی قضا بھی واجب ہے۔

مسئلہ : اور اگر رات کو بے ہوش ہوا ہو تب بھی جس رات کو بے ہوش ہوا اس ایک دن کی قضا واجب نہیں ہے۔ باقی اور جتنے دن ہوش رہا سب کی قضا واجب ہے' ہاں اگر اس رات کو صبح کو روزہ رکھنے کی نیت نہ تھی یا صبح کو کوئی دوا حلق میں ڈالی گئی تو اس دن کا روزہ بھی قضا رکھے۔

علامہ ابو ٹیپو خالد الازہری

لارنس آف پاکستانیہ

جولائی ۱۹۹۸ء میں اسٹینفورڈ یونیورسٹی (کیلیفورنیا) امریکہ میں سات روزہ "اتحاد بین الادیان کانفرنس" منعقد ہوئی جس میں دنیا بھر سے تقریباً ۳۰۰ کے قریب خواتین و حضرات شریک ہوئے۔ اس کانفرنس کے روح رواں ولیم سوئنگ تھے جو کیلیفورنیا کے بشپ تھے۔

بشپ کے بقول انہوں نے خواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا جو انہیں تلقین کر رہے تھے کہ مختلف مذاہب کے پیروکاروں کو قریب لاؤ تاکہ وہ مستقبل میں امن و آشتی اور انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے سرگرم عمل ہوں۔ یہ خواب دیکھنے کے بعد بشپ ولیم سوئنگ نے ۱۹۹۵ء میں اقوام متحدہ کی طرز پر "ادیان متحدہ" (یونائیٹڈ ریلیجنز) کے نام سے تحریک کا آغاز کیا جس کی پہلی کانفرنس اسی سال (۱۹۹۵ء) سان فرانسسکو میں منعقد ہوئی۔ اقوام متحدہ کا قیام بھی یہیں عمل میں آیا تھا۔ اتحاد ادیان کی کانفرنس ہر سال منعقد ہوتی ہے۔ بشپ ولیم سوئنگ چند سال پیشتر لاہور تشریف لائے تو ان کی ملاقات قاضی حسین احمد' ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک اور ڈاکٹر رشید جالندھری سے ہوئی۔ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک اور ڈاکٹر رشید جالندھری نے ان کے خیالات سے اتفاق کیا جبکہ قاضی حسین احمد نے نہ صرف ان کے خیالات سے اختلاف کیا بلکہ ان کے ساتھ تصویر بھی بنوانے پر رضامند نہ ہوئے۔ قادیانیت کے بعد اس دوسری خود کاشتہ تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے دنیا کی مختلف شخصیات کام کر رہی ہیں۔ جن میں برطانیہ کے پرنس چارلس' ان کے والد ڈیوک آف ایڈنبرا' اردون کے پرنس حسن' آسٹریلیا کے بشپ' رومن کیتھولک سمیت امریکہ اور اسرائیل کے یہودیوں کی نمایاں شخصیات شامل ہیں۔ اس تحریک میں مختلف مذاہب اور ان کے فرقوں کو شامل کیا جارہا ہے۔ یہاں تک کہ بہائی' پارسی' سکھ' ہندو' قادیانی اور بدھ مت کے پیروکار بھی۔ یہ تحریک نیو ورلڈ آرڈر کا ایک حصہ ہے' جس کا واحد مقصد اسلام کو روکنا ہے جو یورپ میں ایک بہت بڑی قوت بن کر پھیل رہا ہے۔ پاکستان میں یہ باطل تحریک کامیاب بنانے کے لئے دو شخصیات کا انتخاب کیا گیا۔ ایک ریٹائرڈ جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال اور دوسرے منہاج القرآن کے پروفیسر طاہر القادری۔

جسٹس جاوید اقبال کے گمراہ کن نظریات و افکار سے کون ناواقف ہے؟ موصوف اسلام کی جو تشریح کرتے ہیں' وہ اسلام دشمن طاقتوں کے مقاصد کو کماحقہ پورا کرتی ہے۔ ڈاکٹر جاوید اقبال قانون توہین رسالت' قادیانی صدارتی آرڈی نینس' حدود آرڈی نینس' قانون شہادت' قانون قصاص ودیت اور کسی بھی جرم میں موت کی سزا کے نہ صرف خلاف ہیں بلکہ ان کو ختم کروانے کے لئے سرگرم عمل بھی ہیں۔ پاکستان میں اس باطل تحریک کے دوسرے پرجوش سرپرست جناب پروفیسر طاہر القادری ہیں جن کا موقف ہے کہ قرآن پاک' اسلام' عیسائیت اور یہودیت میں تعاون کی بات کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں گزشتہ دنوں پاکستان عوامی تحریک اور تحریک منہاج القرآن کے زیر اہتمام مسلم عیسائی قائدین کی گول میز کانفرنس منعقد ہوئی جس میں "مسلم' عیسائی ڈائیلاگ فورم" کے نام سے ایک تنظیم قائم کی گئی جس کا پہلا کنوینر پروفیسر طاہر القادر کو منتخب کیا گیا' جبکہ ڈپٹی کنوینر بشپ سیموئیل رابرٹ عزرایا ہوں گے۔ باقی ممبران میں عیسائیوں کی طرف سے فادر جیمز چنن' پروفیسر آرتھر جیمز اور مسلمانوں کی طرف سے مرکزی جماعت اہلحدیث کے امیر حافظ زبیر احمد ظہیر' منہاج القرآن کے امیر مسکین فیض الرحمٰن اور میجر آفتاب احمد خان لودھی کو فورم میں شامل کیا گیا ہے۔

دریں اثنا کانفرنس کی صدارت پروفیسر طاہر القادر نے کی جبکہ اس میں بشپ بوجاویز' مسٹر آرتھر جیمز' بشپ سموئیل رابرٹ عزرایا' گروپ کیپٹن (ر) سہیل چوہدری' کنول فیروز' شہباز بھٹی' یونس راہی' پیٹر جیک' الحاج سلیم شیخ' چوہدری محمد شریف' میجر (ر) آفتاب لودھی' آفتاب مغل' نوید عالم' افتخار علی کلچ' پرویز اسلام چوہدری' ایکافرانس' روزینہ دران' مس مونالیزا' ایڈگری را' ڈاکٹر جارج ولیم' ریوہڈر فادر

بشپ' علامہ زبیر احمد ظہیر اور جان سوئیکل نے شرکت کی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے پروفیسر طاہر القادر نے کہا کہ "آج پاکستان کے عیسائیوں کے نمائندوں نے مجھے اس فورم کا سربراہ نامزد کیا ہے اور میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں ان کے حقوق کے لئے اسی طرح جنگ لڑوں گا جیسے کہ وہ خود اپنے حقوق کی خاطر لڑتے ہیں۔"

گول میز کانفرنس کے اختتام پر طاہر القادری نے بریفنگ دیتے ہوئے بتایا کہ عرصہ دراز سے مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان معاشرے میں مذہبی انتہاپسندوں کی وجہ سے جو فضا پیدا ہو گئی تھی اس سے غیر مسلم بھائیوں میں عدم تحفظ کا احساس پیدا ہو گیا ہے۔ اس میں حکمرانوں کی پالیسیوں کی وجہ سے مزید تحفظات و خدشات پیدا ہو رہے تھے۔ ہم نے مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان اتحاد و یگانگت کو فروغ دینے کے لئے بات چیت کا آغاز کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا آج کی گول میز کانفرنس میں اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے کہ قیام پاکستان سے لے کر ملک کی بقا کے لئے اب تک غیر مسلم پاکستانی باشندوں کی قربانیاں برابر کا درجہ رکھتی ہیں اور ملکی آئین کے مطابق انہیں تمام حقوق یکساں حاصل ہیں۔ اس لئے اس فورم کا قیام "میثاق مدینہ" کے عظیم معاہدہ اور ایثار کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "ایم سی ڈی ایف" نہ صرف پاکستان بلکہ عالمی سطح پر بھی مسلم عیسائی اتحاد اور امن کے لئے بھرپور کوشش کرے گا۔

کانفرنس میں تو نکاتی قرارداد بھی منظور کی گئی۔ ایک قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ جداگانہ طرز انتخابات کو ختم کیا جائے۔ ایک دوسری قرارداد میں کہا گیا کہ فورم شریعت بل کو مسترد کرتا ہے۔ ۱۹۷۳ء کے آئین کی موجودگی میں اس شریعت بل کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس فورم کی کوریج کے لئے قومی پریس کے علاوہ غیر ملکی میڈیا ٹیمیں بھی آئی ہوئی تھیں۔ بی بی سی' رائٹر' زی ٹی وی اور اسٹار ٹی وی نے بھی گول میز کانفرنس اور طاہر القادر کی پریس بریفنگ کی کوریج کی۔ گول میز کانفرنس کا آغاز قرآن مجید کی تلاوت سے ہوا۔ بعد ازاں انجیل کی تلاوت بھی کی گئی۔ کرسچن لبریشن فرنٹ کے سربراہ شہباز بھٹی نے کانفرنس کے دوران اتحاد و امن کے حوالے سے قرآن مجید کی متعدد آیات پڑھ کر جبکہ پروفیسر طاہر القادر اور میجر (ر) آفتاب لودھی نے انجیل کی متعدد آیات پڑھ کر کانفرنس کے شرکا کو حیران کر دیا۔

اقلیتی حق پرست پارٹی نے "مسلم کرسچن ڈائیلاگ فورم" میں شمولیت سے انکار کر دیا۔ اقلیتی حق پرست پارٹی کے چیئرمین پطرس غنی نے اپنے رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بائبل کو "اسٹوری بک" کہنے والوں سے کسی قسم کا اتحاد یا تعاون ممکن نہیں۔ انہوں نے کہا کہ کرسچن لبریشن فرنٹ یا نیشنل کرسچن پارٹی کی فورم میں شمولیت کو اقلیتی جماعتوں کا فورم قرار نہیں دیا جا سکتا۔ انہوں نے مخلوط طریقہ انتخاب کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ در حقیقت یہ طریقہ انتخاب چور دروازے سے اقتدار حاصل کرنے کا راستہ ہے۔

جناب طاہر القادری کے بارے میں

لاہور ہائی کورٹ کے جج جناب جسٹس اختر حسن نے ۸ اگست ۹۰ء کو "فائرنگ کیس" میں اپنے ریمارکس دیتے ہوئے کہا تھا کہ "وہ ایک محسن کش' ناشکرا' خود غرض' جھوٹے' دولت کے پجاری' خود پرست اور شہرت کے بھوکے انسان ہیں۔" انہیں "مذہبی خوابوں کا شہزادہ" بھی کہا جاتا ہے۔ کئی سال پہلے انہوں نے سیکولرازم کا نعرہ لگانے والی افغان جہاد کو فساد کہنے والی اور قادیانی نواز جماعت تحریک استقلال اور اہل تشیع کے لئے تحریک نفاذ فقہ جعفریہ سے اتحاد کیا تھا۔ حال ہی میں انہوں نے پیپلز پارٹی سے اتحاد کیا اور فرمایا کہ ہم نے اسلامی نظام کے لئے پیپلز پارٹی سے اتحاد کیا ہے۔ اب اسلام دشمن قوتوں نے ان میں مرزا قادیانی ایسی "خصوصیات" دیکھ کر ان سے "اتحاد بین الادیان" کا پرکشش نعرہ لگوایا ہے۔ اتحاد ادیان ایک پر فریب' خطرناک اور ناپاک دعوت ہے کیونکہ حق و باطل میں اختلاط ممکن ہی نہیں۔ روئے زمین پر اسلام سے بڑھ کر کوئی سچا مذہب نہیں ہے۔ یہ تمام دوسرے مذاہب' شرائع اور ادیان کا خاتم ہے۔ اسی طرح قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری اور مکمل کتاب ہے' جو اپنے سے قبل تمام کتب سماویہ تورات' انجیل' زبور وغیرہ کو منسوخ کرنے والی ہے۔ انجیل جو تبدیل شدہ اور منسوخ کتاب ہے قرآن کے مقابلہ میں اس کی تلاوت کروانا "مصطفوی انقلاب" کے داعیوں کا ہی حوصلہ ہو سکتا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک دفعہ حضرت عمر فاروقؓ کے ہاتھ میں تورات کا ایک کاغذ دیکھا تو غصہ میں آ گئے

فرمایا "اے خطاب کے بیٹے! میرے بارے میں شک میں ہو؟ کیا میں اس شریعت کو روشن و سفید لے کر نہیں آیا۔ اگر آج میرے بھائی حضرت موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو ان کو بھی میری پیروی کے سوا کوئی چارہ نہ ہوتا۔" ایک اور موقع پر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' اس امت میں کسی یہودی یا عیسائی نے میری اس دعوت کو سنا جو میں لے کر آیا ہوں' پھر میری رسالت پر ایمان نہ لایا تو وہ دوزخی ہے۔" ان احادیث کی روشنی میں اتحاد ادیان کی دعوت' اسلام کو کمزور کرنے اور اہل اسلام کو مرتد جماعتوں میں شامل کرنے کی ناپاک سازش ہے۔ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ ایسی کانفرنس وغیرہ میں شرکت کرے یا اسے مسلمانوں میں رائج کرے' جہاں تک مخلوط انتخابات کے مطالبہ کا تعلق ہے اہل فکر جانتے ہیں کہ یہ اسلام دشمن طاقتوں کا دیرینہ مطالبہ ہے۔ مخلوط انتخاب آئین کے آرٹیکل 51 اور 106 کے صریحاً خلاف ہے۔ اس کے علاوہ یہ آرٹیکل 227 2-A,2 کے بھی خلاف ہے۔ کسی بھی اقلیتی نمائندہ کو مسلمانوں کے حلقہ انتخاب سے الیکشن میں حصہ لینے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ لاکھوں مظلوم مسلمانوں کی لازوال قربانیوں کے نتیجے میں معرض وجود میں آنے والا وطن عزیز پاکستان آج طاہر القادری کی زد میں ہے۔ قیام پاکستان سے قبل مسلمانان ہند نے قائداعظم کی قیادت میں جس اہم مطالبے کو انگریز حکومت اور ہندوؤں سے تسلیم کروایا' وہ جداگانہ طرز انتخاب کا مطالبہ تھا۔ جداگانہ طرز انتخاب کا یہی مطالبہ بعد ازاں قیام پاکستان کی بنیاد بنا۔ اس ضمن میں جناب طاہر القادری کا موقف یہ ہے کہ "مخلوط طرز انتخاب" اپنایا جائے' ہر پاکستانی اچھی طرح جانتا ہے کہ ۱۹۷۰ء کے انتخابات مخلوط بنیادوں پر منعقد ہوئے تھے اور مشرقی پاکستان کی ایک اقلیت نے عوامی لیگ کی کامیابی میں اہم کردار ادا کیا تھا جس کے بعد یہ ملک ٹوٹ گیا جس پر اندرا گاندھی نے کہا تھا کہ "آج ہم نے دو قومی نظریہ کو خلیج بنگال میں غرق کردیا ہے۔" طاہر القادری صاحب یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ مخلوط طرز انتخابات ملک کو مزید ٹکڑے کرنے کا باعث بنیں گے' لیکن پھر بھی ان کا اس موقف پر برقرار رہنا قابل حیرت ہے۔ طاہر القادری صاحب کی پاکستان ٹکڑے ٹکڑے ہوجانے کی یہ خواہش محب وطن افراد کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہے۔

۱۹۷۳ء کے آئین کی رو سے غیر مسلموں کو صرف ۶ اور چاروں اسمبلیوں میں کل ۹ نشستیں دی گئی تھیں جبکہ آٹھویں آئینی ترمیم کے بعد انہیں قومی اسمبلی میں ۱۰ اور صوبائی اسمبلیں میں ۲۳ نشستیں مل گئی ہیں۔ دنیا کی کسی بھی جمہوریت میں ایک فرد کو بیک وقت ایک ہی اسمبلی کے لئے دو ووٹ دینے کا حق حاصل نہیں ہے۔ مخلوط طرز انتخاب کا مطالبہ قادیانیوں کو مسلمان قرار دینے کی سازش ہے۔ اب وہ خود کو مسلمان ظاہر کرکے مسلم نشستوں پر الیکشن لڑ کر قانون ساز اسمبلیوں میں اسلام کے خلاف قانون سازی کریں گے جو ہر مسلمان کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

مسلم عیسائی فورم کا آئندہ اجلاس ۳۰ جنوری ۱۹۹۹ء کو بشپ سموئیل عزریا کی رہائش گاہ پر ہوگا۔ اس اجلاس میں قانون توہین رسالت ﷺ کو ختم کرنے اور قرآن مجید اور انجیل کو ایک ہی جلد میں اکٹھے شامل کرنے پر غور ہوگا۔ جناب طاہر القادری کو معلوم ہونا چاہئے کہ امت مسلمہ نے نامساعد حالات کے باوجود ہمیشہ اپنے خون جگر سے اسلام کی حفاظت کی ہے اور کبھی ایسی چیز کو برداشت نہیں کیا جس سے اس کی عظمت پر ذرا سا بھی حرف آئے۔ اگر کوئی "نابغہ عصر" یہ سمجھتا ہے کہ وہ چہرے پر تقدس کی علامات کا فائدہ اٹھا کر اسلام دشمن قوتوں کے پروگرام کو عملی جامہ پہنادے گا تو یہ اس کی حماقت ہے۔ کوئی عقل اسے ممکن العمل قرار نہیں دے سکتی۔ جو کوئی ایسا سوچے گا' وہ دور حاضر کا سب سے بڑا "شیخ چلی" ہوگا۔ ہم جناب طاہر القادری کی خدمت میں عرض کریں گے کہ وہ اس بین الاقوامی سازش کا شکار نہ ہوں۔ امت مسلمہ پہلے ہی لاتعداد فتنوں کی زد میں ہے' بین الاقوامی میڈیا پر آنے کی جنونی خواہش اپنی جگہ۔ مگر آپ کے "لارنس آف پاکستانیہ" بننے سے اسلام اور پاکستان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا۔ مستقبل کا غیر جانبدار مورخ آپ کی ان مذمومہ سرگرمیوں کا تذکرہ کرے گا تو وہ آپ کی رہزن قیادت پر نہ صرف ششدر ہوگا بلکہ لکھنے پر مجبور ہوگا کہ ۔

اجڑا ہے یوں چمن کہ گزرا ہے یہ گماں
اس کام میں شریک کہیں باغباں نہ ہو

☆ ☆ ☆ ☆

مولانا عبدالعزیز گلگت

مرزا غلام احمد قادیانی ــ برطانوی سامراج کا نمک خوار

حضرات انبیأ علیہم السلام کے نفوس قدسیہ شروع ہی سے کفر و شرک اور ہر قسم کے فحش اور منکر سے پاک ہوتے ہیں۔ ابتداہی سے وہ پاکدامن ہوتے ہیں کیونکہ اللہ پاک کو تمام مخلوق میں یہ زیادہ محبوب ہوتے ہیں۔ فطری طور پر ہر بری بات سے متنفر اور بے زار ہوتے ہیں۔ نبی کے لئے ضروری ہے کہ وہ سر تاپا حق اور اور صادق ہو۔ اس کے قول، فعل، نیت میں اس کے عزم اور ارادے میں کہیں کذب اور تخیل کا شائبہ اور نام و نشان بھی نہ ہو لہذا یہ مناسب ہوا کہ نبی شاعر بھی نہ ہو، اس لئے کہ شاعر کا کذب اور شوائب سے پاک اور منزہ ہونا اغلباً اور عادتاً تقریباً ناممکن ہے، اس لئے ارشاد ہے:

وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ

ترجمہ: "ہم نے آپ کو شاعری کا علم نہیں عطا کیا اور یہ علم آپ کے لئے مناسب بھی نہیں۔"

اور نہ نبی کسی امتی کا شاگرد ہوتا ہے اور نہ کسی دنیاوی درسگاہ کا طالب علم ہوتا ہے، بلکہ انبیأ کو جو علم بھی حاصل ہوتا ہے وہ اللہ کی طرف سے وحی ہوتی ہے۔

حضرات انبیأ کے عقائد میں بھی غلطی نہیں ہوتی ہے قاضی عیاضؒ "شفا" میں فرماتے ہیں:

جان لے اللہ تعالیٰ ہم کو اور تجھ کو اپنی توفیق کی نعمت عطا فرمائے کہ جس چیز کا اللہ کی توحید اور معرفت اور ایمان اور وحی سے تعلق ہوتا ہے وہ حضرات انبیأ علیہم السلام کو نہایت کامل اور واضح طور پر طریق سے معلوم ہوتی ہے۔ حضرات انبیأؑ کو خدا کی ذات اور صفات کا علم یقینی ہوتا ہے، وہ معاذاللہ کسی چیز سے بے خبر نہیں ہوتے اور نہ ان کو اس بارے میں کوئی شک اور تردد ہوتا ہے اور وہ ہر اس چیز سے معصوم پاک اور منزہ ہوتے ہیں۔ جو اس کی معرفت اور یقین کے منافی ہو، اس پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے اور براہین قاطعہ اور دلائل واضحہ سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ انبیأ علیہم السلام کے عقائد میں کوئی غلطی نہیں ہوتی ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام سے آنحضرت ﷺ تک تمام انبیأ ان ہی مذکورہ صفات کے حامل تھے۔ خاتم النبیین سید الانبیأ محمد ﷺ کو اللہ نے آخری نبی اور خاتم النبیین کی حیثیت سے مبعوث فرمایا، اب نہ کوئی نبی آئے گا اور نہ مذکورہ صفات کا حامل ہونے کا دعویٰ کرے گا۔ اگر کوئی کرے تو وہ کذاب ہے، چاہے وہ انگلستان سامراج کا مبعوث کیا ہوا انگریزی نبی مرزا غلام احمد قادیانی ہی کیوں نہ ہو۔ صلیبی جنگوں کے بعد جب اقوام یورپ کو مسلمانوں کے ہاتھوں شکست سے دوچار ہونا پڑا، اس کے بعد انہوں نے یہ جان لیا کہ جب تک کہ مسلمانوں کے دل میں جہاد کا جذبہ ہے وہ کبھی بھی مسلمانوں کو شکست نہیں دے سکتے ہیں۔ لہذا انہوں نے مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد کو ختم کرنے کے لئے طرح طرح کے حربے استعمال کئے۔ برطانوی سامراج نے برصغیر پر اپنی حکومت قائم کرلی تو انہیں ایک ایسے شخص کی ضرورت پڑی، جو ان کا نمک خوار اور وفادار ہو، جو جہاد جیسے اہم فریضے کو دعوائے نبوت کے ذریعہ منسوخ کرے، وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے، ان کو ایک ایسا شخص مل گیا، جو ان کے معیار پر پورا اترتا تھا، یہ شخص مرزا غلام احمد قادیانی تھا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے مختلف دعوے کئے، دعویٰ نبوت کرکے اس نے جہاد کی منسوخی کا اعلان کیا اور مسلمانوں کو انگریزوں کا وفادار بنانے کی کوشش کی۔ مرزا غلام احمد قادیانی، مسلمانوں کو انگریزوں کا وفادار بنانے کی ترغیب دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

"اور گورنمنٹ پر پوشیدہ نہیں ہے کہ ہم پہلے سے اس کی خدمت کرنے والے اور ناصح خیر خواہوں میں سے ہیں، اور ہر ایک وقت پر دلی عزم سے ہم حاضر ہوتے رہتے ہیں، اور میرا باپ گورنمنٹ کے نزدیک صاحب مرتبہ اور قابل تحسین تھا، اور سرکار میں ہماری خدمات نمایاں ہیں اور میں گمان نہیں کرتا ہوں کہ گورنمنٹ ان کو بھلادے۔"

(نورالحق حصہ اول صفحہ ۲۸٬۲۷)

"میں اپنی ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو تقریباً ساٹھ برس کی عمر کو پہنچا ہوں اپنی زبان اور قلم سے اس کام میں مشغول ہوں کہ مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلیشیہ کی سچی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں اور ان کے بعض کم فہموں کے دلوں سے

غلط خیال جہاد وغیرہ دور کروں جو ان کی دلی صفائی اور مخلصانہ تعلقات سے روکتے ہیں۔" (تبلیغ رسالت جلد ۷ ص ۱۰)

اور جہاد کو منسوخ کرتے ہوئے مرزا لکھتا ہے:

دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۳۹)

چنانچہ اس بدبخت کی دعوت پر چند افراد نے لبیک کہا اور جہاد جیسے اہم فریضے سے جان چھڑائی اور مرزا کو نبی تسلیم کیا اور وہ یہ لوگ تھے جو عقل سے بے بہرہ اور بصیرت ان سے سلب ہو چکی تھی اور یہ کوئی انوکھی بات نہیں' مرزا جیسے کذاب لوگوں نے پہلے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا' ان کے ساتھ بھی ایک گروہ تیار ہوا تھا اور پھر ذلیل خوار ہو کر رہ گئے اب ان کا نام صرف لعنت کے لئے باقی ہے اور وجود نہیں ہے' یہ بھی ان کا حصہ ہے' ایک دن ان کا بھی وجود نہیں ہوگا۔

• اگر لوگ دل کی گہرائیوں سے اس کی سیرت و کردار کا جائزہ لیتے تو یہ بات ان پر روز روشن سے زیادہ واضح ہوتی کہ ایسا شخص نبی تو کیا' ایک شریف انسان ثابت نہیں ہوتا۔ اس کے اندر انبیاء والی صفات تو کیا؟ وہ تو مجسم کذب تھا' تہذیب و شرافت سے نابلد اس کا کلام تضادات کا مجموعہ تھا' وہ انبیاء اور صحابہؓ کی توہین کا مرتکب تھا' ہم آگے آپ کو مرزا کے کچھ فتویٰ بیان کریں گے' پھر ان کے خلاف اس کا اپنا عمل واضح ہوگا۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ وہ ایک دجال ہے' دجالوں میں سے:

(۱) جو کنجر ولد الزنا ہوتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔
(شحنہ حق ص ۶۰)

(۲) ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراشتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ یہ خدا کی وحی ہے' جو مجھ پر نازل ہوئی ہے ایسا بدذات انسان تو کتوں' سوروں اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے۔
(ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۲۵'۱۲۶)

اب ہم مرزا کے تین جھوٹ تحریر کریں گے قارئین کرام مرزا کے جھوٹ ان کے فتویٰ کی نظر میں دیکھیں:

(۱) احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا جو چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔
(روحانی خزائن جلد ۲۱ ص ۲۰۵)

(۲) اگر احادیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہئے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑی ہوئی ہے' مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانے میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے' خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لئے آواز آئے گا کہ ہذا خلیفۃ اللہ المہدی اب سوچو کہ یہ حدیث کس پائے اور مرتبے کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے' جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔ (شہادۃ القرآن ص ۴۱)

(۳) تین شہروں کے نام اعزاز کے ساتھ قرآن میں درج کیا گیا ہے مکہ' مدینہ اور قادیان۔ (ازالہ اوہام حاشیہ ص ۳۴)

قارئین کرام! یہ سب مرزا کے وہ جھوٹ ہیں' جنہیں کوئی مرزائی احادیث صحیحہ سے ثابت نہیں کر سکتا ہے' جن میں مسیح موعود کے چودھویں صدی کے سر پر آنے کے الفاظ وغیرہ موجود ہوں اور نہ بخاری میں اس قسم کی حدیث ہے اور نہ قرآن شریف میں قادیان کا ذکر موجود ہے' یہ سب مرزا کا افتراء ہے۔

اس سے مرزا کا خود جھوٹا ہونا اور اپنے قول سے کتے' سوروں اور بدذات انسان سے بدتر ہونا ثابت ہوا۔

انبیاء کرام علیہم السلام کا کلام تناقضات سے پاک ہوتا ہے' جبکہ مرزا کا کلام تناقضات کا مجموعہ تھا' اس کے تناقضات کا مطالعہ کرنے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مطبوعات ملاحظہ فرمائیں۔ علاوہ ازیں مولانا مشتاق احمد صاحب چنیوٹی کی کتاب "تضادات مرزا قادیانی" ملاحظہ فرمائیں جس میں مولانا مشتاق صاحب نے مرزا کے ۱۵۲ تضادات جمع کئے ہیں' ہم یہاں ایک بیان کرتے ہیں' لیکن پہلے مرزا کا فتویٰ متناقض کے بارے میں پھر اس کا تناقض قول:

"صاف ظاہر ہے کہ کسی عقلمند اور صاف دل انسان کے کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا' ہاں اگر کوئی پاگل اور مجنون یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہے' اس کا کلام بے شک متناقض ہوتا ہے۔" (ست بچن ص ۲۶)

اب مرزا کا تناقض کلام ملاحظہ فرمائیں:

"میں حلفیہ کہہ سکتا ہوں کہ میرا یہی حال کہ کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے۔"
(ایام الصلح ص ۱۵۳'۱۶۸)

جبکہ کتاب البریہ صفحہ نمبر ۱۴۳ تا صفحہ ۱۵۰ میں مرزا نے خود اپنی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے

لکھا ہے:

"بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا' تو ایک فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا' جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا' اور میری عمر دس برس کی ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لئے مقرر کئے گئے' جن کا نام فضل احمد تھا۔"

قارئین کرام! آپ خود سوچ لیں کہ ایسا شخص کیا اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا ہوگا یا انگریزوں کی طرف سے جو جھوٹ بولنے میں شرماتا نہیں ہے۔

قارئین کرام! اللہ پاک نے ہر نبی سے بکریاں لازماً چرائی ہیں' جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے بکریاں نہیں چرائی ہیں لہٰذا وہ نبی بھی نہیں۔ ایک اور بہت اہم اور خصوصی بات جو ملحوظ نہیں رکھی گئی ہے یہ ہے کہ اللہ نے سورۃ ابراہیم میں فرمایا ہے کہ "ہم نے ہر رسول اس قوم ہی کی زبان میں بھیجا ہے کہ وہ انہیں صاف باتیں بتائے۔" آپ غور کریں کہ مرزا غلام احمد قادیانی بھارتی پنجاب کے ضلع گورداسپور کے قصبہ قادیان کا رہنے والا تھا۔ اور اس کی مادری زبان پنجابی تھی' لیکن مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۹۲ پر اپنا ایک الہام تحریر کرتا ہے کہ "دس دن کے بعد میں موج دکھاتا ہوں۔" یہ الہام اردو زبان میں ہے' جبکہ صفحہ ۳۱۶ میں ایک فارسی الہام تحریر کرتا ہے "اے من است در مقام محبت سرائے" پھر اس کتاب کے صفحہ ۳۱۳ میں ایک عربی الہام درج کرتا ہے "سلام علیک یا ابراہیم سلام علی امرک صرت فائزا۔" پھر صفحہ نمبر ۳۱۲ پر انگریزی کا الہام لکھتا ہے کیونکہ انگریزوں کا بھیجا ہوا جاسوس تھا:

" love you, I am with you, Yes I am happy life of paln, I shall help you, I can what you will do.god is comming with his army, with you to kill his enemy."

تلاش کے باوجود بھی پنجابی زبان جو اس کی مادری زبان ہے کہیں الہام نہیں ملتا۔ سورۃ فتح میں اللہ پاک کا ارشاد ہے:

"اور ہرگز تم اللہ کا دستور بدلتا نہ پاؤ گے' قرآن سے پہلے اللہ پاک نے عبرانی قوم کے لئے عبرانی نبی موسیٰ علیہ السلام پر عبرانی زبان میں تورات نازل فرمائی' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان اور حضرت داؤد علیہ السلام کی قوم کی زبان بھی عبرانی تھی اس لئے ان کی اپنی زبان میں کتاب زبور اور انجیل نازل فرمائی اور حضور پاک ﷺ کی زبان عربی تھی اس لئے آپ اور آپ کے قوم کی زبان میں قرآن نازل فرمایا۔"

اگر مرزا غلام احمد قادیانی اس میدان کا شہسوار ہوتا تو یقیناً اس پر پنجابی زبان میں کلام نازل ہوتا اور اس کے پیروکار پنجابی زبان میں عبادت کرتے' جبکہ ایسا نہیں ہے کہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ آدمی جھوٹا اور دجال ہے برطانیہ حکومت کی جانب سے مسلمانوں میں انتشار پھیلانے کے لئے جھوٹی نبوت کا رنگ دیا گیا ہے' یہ بھی عجیب بات ہے کہ قادیانیوں کو موجودہ ۵۳ مسلم ممالک پناہ نہیں دیتے ہیں اور صرف عیسائی ممالک ہی پناہ کیوں دیتے ہیں؟ یہ اس لئے کہ یہ عیسائیوں کی طرف سے بھیجا ہوا ہے۔

قارئین کرام! مرزا غلام احمد قادیانی کے چند غلیظ کلمات کو دیکھیں کیا ایسے الفاظ کہنے والا نبی ہوتا ہے یا فاجر اور کذاب۔

مرزا نے اپنی خود ساختہ نبوت کے ثبوت کے لئے اللہ تعالیٰ کے متعلق خرافات کا پلندہ گھڑا کیا وہ مرزا کی نامرادی کا سب سے بڑا ثبوت ہے ٹھنڈے دل سے دل پر ہاتھ رکھ کر ان خرافات کو پڑھیں اور اس کے فتنہ سے عوام کو بچائیں۔

خرافات:

(۱) وہ خدا جو ہمارا خدا ہے ایک کھانے والی آگ ہے۔ (سراج منیر ص ۵۵ مندرجہ روحانی خزائن ص ۷۰ ج ۱۲)

(۲) کیا کوئی عقلمند اس بات کو قبول کر سکتا ہے کہ اس زمانہ میں خدا سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں' پھر اس کے بعد یہ سوال ہوگا کہ بولتا کیوں نہیں کیا زبان پر کوئی مرض لاحق ہو گئی ہے۔ (ضمیمہ براہین پنجم ص ۱۴۴ مندرجہ روحانی خزائن ص ۳۱۲ ج ۲۱)

(۳) انت منی بمنزلۃ اولادی' اے مرزا تو مجھ سے میری اولاد جیسا ہے۔ (اربعین ۴ حاشیہ ص ۲۳ مندرجہ روحانی خزائن ص ۴۵۲ ج ۱۷)

(۴) خدا قادیان میں نازل ہوگا۔

(البشریٰ جلد اول ص ۵۶)

(۵) خاطبنی اللہ بقولہ اسمع یا ولدی "اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ کہہ کر

خطاب کیا کہ اے میرے بیٹے سن۔

(البشریٰ جلد اول ص ۴۹)

کسی شریف نسل انسان سے بھی ایسے الفاظ صادر ہونا محال ہے چہ جائے کہ نبی ہو' ہاں یہ تو ہو سکتا ہے کہ دجال یا کذاب' کیونکہ کہیں عقیدہ یہود سے ملتا ہے تو کہیں عیسائیوں سے مل جاتا ہے' اور کہیں مجوس سے عقیدہ مل جاتا ہے۔ چند اور خرافات یہ ہیں:

(۱) آنحضرت ﷺ کے تین ہزار معجزات ہیں۔ (تحفہ گولڑویہ ص ۴۷ مندرجہ روحانی خزائن ص ۱۵۳ ج ۱۷)

(۲) میرے نشانات کی تعداد دس لاکھ ہے۔ (براہین احمدیہ ص ۵۶ مندرجہ روحانی خزائن ص ۷۲ ج ۲۱)

حضور پاک ﷺ کے معجزات تو چودھویں چاند کی طرح حق ثابت ہوئے اور مرزا کے تو تمام جھوٹ ثابت ہوئے' اس لئے ذلیل حالت میں موت واقع ہوئی۔

مرزا کی چند پیشن گوئیاں جن کی وجہ سے وہ دنیا کے سامنے شرمندہ ہوا:

پہلی پیشن گوئی:

مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم کو مخاطب کرتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا:

"آپ اپنے پرچہ میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے...... اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو آپ ہی کی زندگی میں ہلاک ہو جاؤں گا۔" (مجموعہ اشتہارات صفحہ ۵۷۸ جلد ۳)

نتیجہ: مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ پیشن گوئی حرف بحرف سچی نکلی۔ وہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مولانا مرحوم کی زندگی میں (خود مرزا) ہلاک ہو گیا اور مولانا مرحوم ۱۹۴۹ء تک سلامت باکرامت رہے۔ ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی بقول خود اللہ تعالیٰ کی نظر میں مفتری اور کذاب و دجال تھا۔

دوسری پیشن گوئی:

"مرزا غلام احمد قادیانی کو بقول اس کے الہام ہوا تھا کہ میں محمدی بیگم (دختر احمد بیگ) کا شوہر مرزا کی زندگی میں مر جائے گا اور محمدی بیگم بیوہ ہو کر مرزا کے نکاح میں آئے گی' اس سلسلہ میں مرزا نے پیشن گوئی کی کہ "میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشن گوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے' اس کا انتظار کرو' اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشن گوئی پوری نہیں ہو گی اور میری موت آ جائے گی۔"

(انجام آتھم صفحہ ۳۱ حاشیہ)

نتیجہ: احمد بیگ کا داماد (سلطان محمد) مرزا کی زندگی میں نہیں مرا بلکہ مرزا کے بعد ایک عرصہ تک زندہ رہا' اس لئے مرزا کی یہ پیشن گوئی سو فیصد سچی ثابت ہوئی کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو احمد بیگ کا داماد میری زندگی میں نہیں مرے گا۔ یعنی مرزا جھوٹا اور کذاب ثابت ہوا۔

تیسری پیشن گوئی:

اسی سلسلہ میں مرزا نے لکھا ہے:

"یاد رکھو اگر اس پیشن گوئی کی دوسری خبر پوری نہ ہوئی (یعنی احمد بیگ کا داماد مرزا کی زندگی میں نہ مرا...... ناقل) تو میں ہر بد سے بدتر ٹھہروں گا۔"

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۴)

نتیجہ: یہ پیشن گوئی بھی حرف بہ حرف سچی نکلی اور مرزا اپنی پیشن گوئی کے مطابق ہر بد سے بدتر ٹھہرا۔ یہ سچ ہے کہ یہ دجال اور جھوٹا تھا اور دنیا میں ہر بد سے بدتر تھا اور اپنے قول سے ثابت ہوا کیونکہ احمد بیگ کا داماد اس کی زندگی میں نہیں مرا اور مرزا غلام احمد قادیانی ذلیل ہو کر مر گیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی پیشن گوئیاں اس کے حق میں وبال ثابت ہوئیں' اسی طرح اس کی چند دعائیں بھی اس کے حق میں وبال بن گئی اور یہ ثابت ہوا کہ یہ کذاب ہے۔

قارئین کرام! مرزا غلام احمد قادیانی کی دو دعاؤں کو بھی ملاحظہ فرمائیں:

پہلی دعا:

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے اشتہار مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۸۸۴ء کے آخر میں لکھا ہے:

"اور میں بالآخر دعا کرتا ہوں کہ اے خدائے قادر علیم اگر آتھم کا عذاب مہلک میں گرفتار ہونا اور احمد بیگ کی دختر کلاں کا آخر اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ پیشن گوئیاں تیری طرف سے ہیں تو ان کو ایسے طور سے ظاہر فرما جو خلق اللہ پر حجت ہو اور کور باطن حاسدوں کا منہ بند ہو جائے' اور اگر اے خداوند یہ پیشن گوئیاں تیری طرف سے نہیں ہیں تو مجھے نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہلاک کر' اگر میں تیری نظر میں مردود اور ملعون اور دجال ہی ہوں جیسا کہ مخالفوں نے سمجھا ہے اور تیری وہ رحمت میرے ساتھ نہیں جو تیرے بندہ ابراہیم کے ساتھ اور

اسحاقؑ کے ساتھ اور اسماعیلؑ کے ساتھ اور یعقوبؑ کے ساتھ اور موسیٰؑ کے ساتھ اور داؤدؑ کے ساتھ اور مسیح ابن مریمؑ کے ساتھ اور آخر الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور اس امت کے اولیاء کرام کے ساتھ تھی تو مجھے فنا کر ڈال اور ذلتوں کا نشانہ بنا اور تمام دشمنوں کو خوش کر اور ان کی دعائیں قبول فرما۔"

(مجموعہ اشتہارات ص ۱۱۵، ۱۱۶ جلد ۳)

نتیجہ: قارئین کرام! نہ احمد بیگ کی بڑی لڑکی محمدی بیگم مرزا کے نکاح میں آئی بلکہ وہ سلطان محمد کے نکاح میں رہی اور مرزا غلام احمد قادیانی مر گیا۔ اور نہ آتھم مرزا کی مقرر کردہ میعاد کے اندر عذاب مہلک میں گرفتار ہوا۔ معلوم ہوا کہ یہ پیشگوئیاں اللہ کی طرف سے نہیں تھیں۔ لہٰذا مرزا کی یہ دعا قبول ہوئی کہ "اگر یہ پیش گوئیاں تیری طرف سے نہیں تو مجھے نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہلاک کر" جس سے ثابت ہوا کہ مرزا اللہ تعالیٰ کی نظر میں واقعی مردود و ملعون اور دجال تھا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو ہمیشہ کی لعنتوں کا نشانہ بنا دیا۔

دوسری دعا:

مولوی ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ فیصلہ' نامی اشتہار میں مرزا نے لکھا:

"اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم اور خبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے' اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔"

(مجموعہ اشتہارات ص ۵۷۸، ۵۷۹ جلد ۳)

نتیجہ: مرزا کی یہ دعا بھی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور مولانا ثناء اللہ امرتسری کی زندگی میں مرزا غلام احمد قادیانی ہلاک ہوا جس سے ثابت ہوا کہ مرزا واقعی اللہ تعالیٰ کی نظر میں مفسد اور کذاب تھا اور دن رات افترا کرنا اس کا کام تھا۔

ان کذابوں اور دجال افترا پرداز لوگوں کا یہ سلسلہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ سے شروع ہوا ہے اور مختلف شکلوں میں نمودار ہوتا ہے' آپ کی حیات طیبہ میں مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی نے نبوت کا دعویٰ کیا اسود عنسی کو تو آپ کی حیات میں قتل کر دیا گیا' مسیلمہ کذاب اور دوسرے جھوٹے نبوت کا دعویٰ کرنے والوں کا خاتمہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کر دیا اور یہ معاملہ ہر زمانہ میں اہل حق کے ساتھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر وقت مسلمانوں کو ثابت قدم رکھا اور ان کذابوں کو ذلیل کر کے دکھا دیا اور مرزا غلام احمد قادیانی بھی ان جھوٹے نبوت کے دعویٰ کرنے والوں میں سے ایک تھا۔ جس کے ساتھ بھی زمانہ کے اہل حق نے مقابلہ کیا اور اس کے جھوٹ اور فریب کو ثابت کر دیا اور مرزا غلام احمد قادیانی ذلت کی موت مرا۔

بقیہ: قادیانی غیر مسلم کیوں؟

ہم نے کہا "پھر یہ عبارت ذرا پڑھ لو کیا یہ بھی وحی ہے یقینی ہے جو مرزا کو نہیں قبول کرتے نبی کی حیثیت سے کیا وہ کنجریوں کی اولاد ہیں؟ بات ٹھیک ہے تمہاری۔"

تو اس نے کہا "یہاں پر یہ بغایا جو ہے یہ بغاوت سے ہے یہ سرکشوں کی اولاد ہیں یہ معنی ہیں۔"

کہا عجیب بات ہے سرکش اس کا باپ ہو اور قبول نہیں کیا بیٹے نے' بیٹا قبول نہ کرے تو باپ سرکش' گالی باپ کو دے دی۔ فساق باپ ہوتا ہے' بیٹا نہیں ہوتا لیکن اگر کنجری کی اولاد ہے تو حرامی ہے تو گالی اس کو آئی' میں نے کہا "اچھا یہ بتاؤ کہ قرآن کریم میں ہے جو قوم نے مریم علیہ السلام سے بات کی ترجمہ: "تمہاری ماں وہ زانیہ نہیں تھی" اس کا ترجمہ کرو' کیا ہے ترجمہ؟ اس نے کہا یہ تو بغیا ہے بغایۃ نہیں ہے۔ حد ہو گئی جہالت کی۔ میں نے کہا بغیا اور بغایۃ میں فرق ہے معنی کیسے تبدیل ہو گیا؟ پھر میں نے ان سے کہا "اچھا یہ بتاؤ قرآن میں ہے "ولا تقرضوا فسياتكم على البغاء ان اردن تعصنا" یہاں بغا کے کیا معنی؟ اس کے بعد میں نے کہا چلو حدیث میں چلے جاتے ہیں۔ اگر قرآن سے تم جواب نہیں دے سکتے جامع ترمذی کی روایت میں آتا ہے کہ "البغاية الاينلعن بانفسهن بغير بينه" کنجریاں ہیں' زانیہ ہیں وہ عورتیں جو اپنا نکاح کرتی ہیں خفیہ بغیر گواہوں کے گواہ نہ ہوں۔ یہ زنا ہے میں نے کہا "اس کا کیا معنی ہے؟" تیرہ دن جرح رہی۔ ہم نے اتنا وقت دیا انہیں آزادی کے ساتھ اس کے بعد ممبروں کا ذہن بن چکا تھا۔ یہ سب کہتے تھے کہ اب یہ طے شدہ مسئلہ ہے کہ یہ ہمیں کافر کہتے ہیں یہ ہم نے منوالیا اب اگر ہم انہیں مسلمان کہتے ہیں تو پھر ہم کافر ہیں اور یا پھر وہ کافر۔ دونوں میں سے ایک بات ہو گئی تو فیصلہ ہم کیوں نہ دیں کہ وہ کافر' چنانچہ بحث کی پوری تفصیلات آنے کے بعد میں نے بھی وہاں ایک کتاب دو صفحے کی پڑھی "ملت اسلامیہ کا موقف" اول سے لے کر آخر تک تاکہ ہم بھی اپنا موقف پیش کریں۔

ملک محمد وسیم' ٹنڈو آدم

جہاد ـــ دین اسلام کی روح

جہاد دین اسلام کی روح ہے۔ ملت اسلامیہ کی نشو ونما اور بقا جہاد ہی میں مضمر ہے۔ شہیدوں کا خون ملت اسلامیہ کے چہرے کا غازہ اور شہیدوں کی موت قوم کی حیات ہے۔ مجاہدین فی سبیل اللہ کی شمشیریں ملت کی تقدیریں ہوا کرتی ہیں' جہاد ہی وہ جذبہ ہے جس سے سرشار ہو کر ایک مسلمان بڑی سے بڑی طاغوتی طاقتوں سے ٹکرا جاتا ہے اور انہیں پاش پاش کر دیتا ہے۔ جہاد ہی وہ ولولہ ہے جو ایک مسلمان کو موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنا سکھاتا ہے اور اس میں شہادت کی تڑپ پیدا کرتا ہے' جہاد کے بغیر نظام دنیا الٹ پلٹ ہو جاتا ہے' طاغوتی طاقتیں سر اٹھاتی ہیں۔ نئے نئے فتنے جنم لیتے ہیں' نظام ہائے باطل زمین پر اپنے پنجے گاڑنے لگتے ہیں' جھوٹے خدا اور جھوٹے نبی پیدا ہونے لگتے ہیں' طاقتور کمزوروں کے گلے کاٹنے لگتے ہیں' امراء غریبوں کا خون چوسنے لگتے ہیں۔ الغرض خدا کی زمین پر ظلم و بربریت کی ایک ایسی ہولناک آگ لگ جاتی ہے کہ انسانیت چیخ اٹھتی ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی ﷺ پر نازل ہونے والی آخری کتاب قرآن مجید میں بار بار جہاد کا حکم دیا ہے۔

اور یہ وقت مسلمانو! بیداری کا ہے' تمہارے عاشق رسول ﷺ ہونے کا ہے' "لانبی بعدی" کے پرچم کو لہرانے کا ہے' دنیا کے مکروہ ترین مرزا ملعون سے بغاوت کا ہے' دنیا کے غلیظ جہنمی' کذاب' ڈاکہ زنی' یہودیت' غلیظ اور پلید سازشی' ذلیل کائنات' خنزیروں کی خصوصیت رکھنے والے' زانی' شرابی شاتمان رسول ﷺ کی جہنم مکانی جماعت "قادیانیت" کے خلاف کام کرنے کا ہے۔

اے محمد ﷺ کے امتی کہلانے والو!

ہمارے نبی ﷺ نے ساری زندگی ہمارے لئے رو رو کر دعائیں کیں' ہماری مغفرت کے لئے اللہ سے سجدہ ریز ہو کر التجائیں کیں اور میدان محشر میں شفاعت کا وعدہ فرما کر ساری امت سے وفائیں کیں۔ دین اسلام کا سیدھا راستہ دکھایا۔ معبودان باطل کے آہنی پنجوں سے چھڑا کر ایک خدا سے ملایا' پیارے نبی ﷺ کی امت بن کر ہم نے اللہ تعالیٰ سے خیر الامم کا لقب پایا۔

نبی پاک کو شافع محشر ماننے والو!

ہمارے آقا تو ہمارے ساتھ اتنی محبت رکھیں کہ تیرے نبی ﷺ کو تیری دنیا کی فکر' تیری آخرت کی فکر' تیری قبر کی فکر' تیرے حشر کی فکر' تیرے قیل و قال کی فکر' تیرے اعمال کی فکر' غرض کہ تیرے ہر کام کی فکر کہ میرا امتی دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو جائے۔

اے مسلمان' تو بھی اپنا معیار محبت دیکھ!

تیرے سامنے قادیانی دستار ختم نبوت کو روندیں اور تو خاموش! تیرے سامنے قادیانی ڈاکو تیرے نبی ﷺ کے تاج و تخت پر مرزا قادیانی ملعون کو بٹھانے کی ناپاک جسارت کریں اور تو خاموش؟ قادیانی تیرے نبی ﷺ کے بارے میں نازیبا زبان استعمال کریں لیکن تیرے ان کے ساتھ محبت کے بندھن؟ آج تیری اسی غفلت کی نیند کے خراٹے قادیانیت کی گاڑی کے خراٹے ہیں' تیری خاموشی انہیں زبان عطا کر رہی ہے' تیرا سکوت انہیں تحریک بخش رہا ہے' تیری بے حمیتی انہیں حوصلے عطا کرتی ہے' اور تیری دنیاداری نے انہیں دنیا میں پھیلایا ہے' آج تیرے اسلاف کی درخشندہ روایات تیری بے حسی پر آنسو بہا رہی ہے' تاریخ اسلام تجھے کوس رہی ہے' زمانہ تمہیں ہلا ہلا کر صدا دے رہا ہے۔

خدا ناراض ہے اے دور حاضر کے مسلمانو!
لٹ رہا ہے دین ایمان کے سودے ہو رہے ہیں
مگر افسوس ابھی دین محمد ﷺ کے رکھوالے سو رہے ہیں

اے آغوش دنیا میں مست مسلمان!

اپنی قبائے بے حسی کو اتار دے' ملت کے ٹھہرے ہوئے جذبات میں آگ لگا دے' خفتہ ضمیروں کو اللہ اکبر کی صدا سے جگا دے' سہل پسند جسموں کی رگوں میں انقلابی خون دوڑا دے' قلب سے ہوا و ہوس کے اندھیرے کو نوچ کر عشق مصطفیٰ کی شمع جلا دے' قرآن کی روشنی سے روحوں کو جگمگا دے' گٹار اور طبلے بجانے والے ہاتھوں میں شمشیر قادیانیت شکن تھما دے' فلمی نغمے الاپنے والوں کو شعلہ نوا خطیب بنا دے اور ملت کی منتشر قوتوں میں جذبہ اتحاد پیدا کر کے قصر قادیانیت کو گرا دے۔

کفر نے تعمیر کی ہے یادگار سومنات
غیرت محمودؒ کی ہم داستان تازہ کریں

اے عاشق رسول ﷺ!

آستین کے ان سانپوں پر کڑی نگاہ رکھو' اور ان کے زہر قاتل سے ملت اسلامیہ کے ہر فرد کو بچاؤ' انہیں کلیدی اسامیوں سے ہٹانے کا پر زور مطالبہ کرو' کیونکہ یہ یہود و نصاریٰ کے گماشتے ہیں' افواج پاکستان سے انہیں نکال کر باہر کرنے کا مطالبہ کرو کیونکہ یہ جہاد کے منکر ہیں' غرضیکہ زندگی کے ہر میدان میں ان کا سختی سے محاسبہ کرو۔ اللہ رب العزت ہمیں غداران دین و ملت سے جہاد کرنے اور انہیں کیفر کردار تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

قسط نمبر 3

سید ریحان زیب ' کوئٹہ

قادیانی غیر مسلم کیوں؟

پھر پوچھا اس سے "اس کے معنی تو پھر یہ ہوئے کہ مرزا صاحب آپ کے عقیدے کے مطابق خاتم النبیین ہیں اور قرآن تو کہتا ہے ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین حضور اکرم ﷺ کا لقب ہے خاتم النبیین ' تو آپ تو ان کو سمجھتے ہیں خاتم النبیین ؟"

اس نے کہا "بالکل نہیں۔"

کیسے نہیں ؟ یعنی حضور ﷺ کے بعد تو مرزا آیا اور مرزا کے بعد قیامت تک کوئی نہ آئے تو خاتم النبیین تو مرزا ہو گئے۔ ٹھیک ہے نا! ان کے عقیدے کے مطابق تو حضور کے بعد مرزا نبی آئے اور مرزا کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہ آئے۔ نہ امتی نہ بروزی نہ ظلی یعنی نہ غیر تشریعی کوئی نبی نہ آئے تو خاتم النبیین کون ہوا بتاؤ ؟

تو اس نے کہا "نہیں ' نہیں۔"

نہیں کیسے نہیں ؟

اس نے کہا "مرزا صاحب تو کچھ بھی نہیں تھے۔"

اب ہمیں تھوڑی سی خوشی بھی ہوئی کہ وہ خود کہتا ہے کہ کچھ بھی نہیں تھے۔

ہم نے کہا وہ کچھ تو تھے آخر وہ تمہارے داوا تھے یہ کیسے کہتے ہو کہ وہ کچھ بھی نہیں تھے پھر تم کہاں سے آئے ؟ یہ بتاؤ ؟

اس نے کہا "نہیں ' وہ حضور ﷺ کی ذات اقدس میں فنا ہو گئے تھے کہ وہ بالکل ایک ہو گئے ان کی ختم نبوت ان کی اور ان کی ان کی۔"

یہ کیا ؟ ہم نے کہا "اچھا تم یہ بتاؤ مرزا صاحب پر وحی آتی تھی ؟"

ان کی وحی قرآن کی طرح یقینی تھی۔ اس میں غلطی کا کوئی احتمال تھا ' یہ ان کی کتابوں سے حوالے ہم نے اکٹھے کئے تھے ' ساری کتابیں اکٹھی ہمارے پاس موجود ہوتی تھیں۔ اس نے کہا میری وحی بھی قرآن کی طرح یقینی ہے۔ اس میں خطا کا کوئی احتمال نہیں اگر وہ انکار کریں تو ہم کتابیں دکھاتے۔ وہ جانتا تھا کہ ان کے پاس حوالہ ہے۔

اس نے کہا "ہاں قرآن کی طرح یقینی ہے۔ جھوٹ کا کوئی احتمال نہیں ' غلطی اور خطا کا کوئی احتمال نہیں۔"

"تو پھر یہ بتاؤ انہوں نے یہ لکھا ! ایک کتاب جس کا ہم نے حوالہ دیا کہ "جو شخص بھی مجھ پر ایمان نہیں لاتا خواہ اس نے میرا نام تک نہ سنا ہو تو وہ مشرک ہے وہ کافر ہے پکا کافر ہے دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ جہنمی ہے" یہ ذرا الفاظ کافر ' پکا کافر ' دائرہ اسلام سے خارج ' جہنمی چار لفظ۔ ہم نے کہا یہ بھی اس کی عبارت ہے یہ بھی وحی ہے ؟"

بالکل درست ! اس نے کہا "بالکل درست۔"

اب ہمارے جو ممبر تھے وہ اگرچہ انہیں مسلمان سمجھتے تھے لیکن اس پر ایمان تو نہیں لاتے تھے وہ سمجھ گئے یہ تو ہمیں کافر کہتا ہے پکا کافر کہتا ہے جہنمی کہتا ہے یہ بات تو ان پر بھی آئے گی اب ذرا وہ اور متنفر ہوئے۔

اس نے کہا "ہاں یہ بات بھی ٹھیک ہے۔"

ہم نے کہا "اگر ٹھیک ہے تو وہ لوگ ' جنہوں نے مرزا کو تسلیم نہیں کیا ' وہ سب کافر ہیں ؟ آپ کے خیال میں ؟"

اب وہ سمجھ گیا کہ یہ میں نے کیا بات کہی اس سے تو یہ سارے ممبر ہمارے خلاف ہو جائیں گے ' تو اس نے کہا یہ ان کی ایک اصطلاح ہے۔

امام بخاریؒ نے باب باندھا ہے کفر دون کفر کفر چھوٹے بھی ہوتے ہیں بڑے بھی ہوتے ہیں۔ بڑا کفر اور چھوٹا کفر ' تو انہوں نے کہا کہ وہ چھوٹے کافر ہیں ' ہاں گناہ کا مرتکب۔ اگر گناہ کا مرتکب وہ کفر کرتا ہے لیکن وہ کفر چھوٹا کفر ہے۔ یعنی دائرہ اسلام سے خارج نہیں کراتا پھر بھی مسلمان رہتا ہے ؟

ہم نے کہا "وہ کافر نہیں ' چھوٹا کافر ہے۔"

اس نے کہا "ٹھیک"

ہم نے کہا "وہ تو کہتا ہے کہ پکے کافر ' یہ پکا کافر کیسا ہوا ؟"

اس نے کہا "چھوٹے کفر میں پکے۔"

چھوٹے کفر میں پکے ' اچھا یہ جو کہتا ہے کہ دائرہ اسلام سے خارج ' یہ دائرے سے جب نکل گیا ' پھر اسلام سے کیا تعلق رہا اس کا ؟

اس نے کہا "اسلام کے کئی دائرے ہیں ' ایک دائرے سے نکل گئے ' دوسرے میں ہیں۔"

"ہم نے کہا جہنمی ہیں وہ تو جہنمی کہتا ہے مسلمان تو جہنمی نہیں ہوتا۔"

اس نے کہا "تھوڑی دیر کے لئے جہنم میں بھیج دیں گے اس کے بعد پھر جنت میں۔"

ذرا تاویلوں کو دیکھو لیکن ان تاویلوں سے کیا کام چلتا۔ لوگ سمجھ گئے تھے یہ ہمیں کافر کہتا ہے۔ ہمارے ممبر سمجھ گئے تھے ان سے پوچھا "تمہاری کتاب میں مرزا صاحب کی کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ ترجمہ : ہر مسلمان میری کتابوں کو محبت اور مودت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے میری تصدیق کرتا ہے مگر ذریۃ البغایا کنجریوں کی اولاد جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگائی ہوئی ہے وہ مجھے قبول نہیں کرتے۔"

باقی صفحہ ۱۶ پر

رحمت نادر خان چترالی،
جامعہ کراچی

قسط نمبر 2

شیخ الاسلام حسین احمد مدنیؒ رحمۃ اللہ علیہ

،اس رہائی کے بعد جیل میں قید و بند کے مصائب کا اثر زائل نہیں ہوا تھا کہ آپ نے جمعیت علمائے ہند کے اجلاس کی صدارت کی جو کہ ۱۹۲۳ء کو کیناڈا میں منعقد ہوا تھا۔ اس نے یہ ثابت کردیا کہ شیر زخمی ہونے کے بعد بھی ہمت نہیں ہارتا بلکہ ہر ضرب کے بعد پہلے سے زیادہ تیز ہوتا ہے آپ نے پوری قوت کے ساتھ اس تحریک آزادی کو دھرایا۔ جس کے جرم میں دو سال قید کی مشقت برداشت کی۔ انگریزی حکومت ہندوستانی قوتوں کے اندر اپنی مکاری اور سازشوں کا جال بچھا چکی تھی۔ بڑے بڑے لیڈر ہوم رول قبول کرنے پر آمادہ ہوگئے تھے ۱۹۲۷ء میں ہندوستان میں سائمن کمیشن آیا تاکہ ہندوستان کی دستوری حکومت کے لئے سفارشات پیش کرے مگر حضرت مدنیؒ نے یہ کہہ کر اس کو مسترد کردیا کہ دستور بنے ہندوستان کا اور بنائے انگریز۔ اس لئے اس کا بائیکاٹ کردیا گیا اور فرمایا کہ ہندوستان کا دستور ہندوستانی ہی بنائیں گے۔ چنانچہ کانگریس اور دوسری جماعتوں نے ملک مکمل آزادی کا ریزولیشن پاس کیا۔ اس سخت وقت میں بھی حضرت شیخ الاسلامؒ کی ذات گرامی تھی جو آگے بڑھی۔ جگہ جگہ لوگوں سے خطاب کیا اور تحریک آزادی کی جدوجہد میں جان ڈالتے گئے اس دور کی سختیوں کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ مسلم لیگ کی طرف سے خصوصیات کے ساتھ حضرت مدنیؒ اور دارالعلوم دیوبند کے علما کے خلاف انتہائی مذموم اقدامات پورے تھے مگر حضرت مدنیؒ اپنے خدام کے ساتھ سر پر کفن باندھ کر میدان میں تھے۔ حتی کے آپ کے بارے میں ایک کتاب بھی شائع کی گئی جب ان سے تذکرہ کیا گیا تو فرمایا چھوڑو ان کو اپنا کام کرو۔ یہ تو ترک موالات کے وقت بھی بہہ گئے تھے ان سے یہ امید کہ انگریز کے خلاف کچھ کہہ سکے۔ حضرت شیخ نے سول نافرمانی شروع کی تھی ۱۹۲۳ء سے ۱۹۲۷ء تک آپ سلہٹ میں شیخ الحدیث کی حیثیت سے درس و تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ ۱۹۳۰ء میں جمعیت کا سالانہ اجلاس امروہ میں ہوا اور جنگ آزادی کے لئے جمعیت نے ایک مستقل دائرہ حربیہ قائم کیا ۱۹۳۰ء سے ۱۹۳۲ء تک اس ملک میں جنگ آزادی پورے ذوق سے لڑی گئی۔ جس میں علمائے حق اور قوم پرور مسلمانوں نے ناقابل فراموش جان و مال کی قربانیاں پیش کیں۔ حضرت مدنیؒ نے دن رات انتہائی جانفشانی کے ساتھ ایک ایک کرکے ملک بھر کا دورہ کیا۔ ۱۹۲۷ء سے ۱۹۳۵ء تک ملک کی سیاسی تاریخ کا خاص زمانہ ہے اس زمانے میں مسلم لیگ کی تحریکات نے بھی ملک میں خاص اہمیت حاصل کرلی تھی چنانچہ مسلم لیگیوں کی باربار وعدے اور معاہدے پر حضرت شیخ نے ان کی حمایت کی اور اپنی پوری قوت کے ساتھ الیکشن میں کامیاب کروایا لیکن اس الیکشن کے بعد مسلم لیگی رہنماؤں نے وعدہ خلافی کی اور انگریز گورنمنٹ کی بنیاد کو مضبوط کرنے لگے اور حضرت شیخ کے لئے یہ بات کسی قدر قابل برداشت نہیں تھی اس لئے حضرت شیخ نے مسلم لیگ سے علیحدگی اختیار کی۔ ایک طرف حضرت مدنیؒ انگریزوں کے خلاف تھے اور دوسری طرف انگریز ان نام نہاد لیڈروں کو اپنے مفاد میں استعمال کررہے تھے اور مسلمان لیڈر مسلمانوں میں فرقہ واریت پھیلانے لگے اسی دوران حضرت شیخ دارالعلوم دیوبند سے دہلی روانہ ہوئے، تاکہ جمعہ کو دہلی کی جامع مسجد میں عوام سے خطاب فرمائیں۔ آپ کو یقین تھا کہ آپ دہلی پہنچنے سے پہلے گرفتار کرلئے جائیں گے اسی لئے اپنا بیان ایک ذمہ دار آدمی کے ہاتھ میں دیتے ہوئے فرمایا کہ "اگر میں گرفتار ہوا تو یہ بیان دہلی جامع مسجد میں پڑھ کر سنادینا" اور حضرت کو مظفر نگر اسٹیشن پر اتار کر گرفتار کیا گیا اور یہ بیان دہلی کی جامع مسجد میں پڑھ کر سنایا گیا لیکن حضرت مدنیؒ کو جلد ہی رہا کیا گیا۔

حضرت شیخ الاسلام دارالعلوم دیوبند کی صدارت میں:

۱۹۴۶ء کو آپ نے دارالعلوم دیوبند کی صدارت میں چند شرائط کے ساتھ منظور فرمائی کیونکہ حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی علیحدگی کے بعد دارالعلوم کا وجود خطرے میں تھا۔

(۱) آپ دارالعلوم کی صدارت اور نگرانی کے ساتھ ساتھ ملکی سیاست میں حصہ لیں گے۔

(۲) آپ جمعیت علمائے ہند اور کانگریس کی ہر قسم کی جدوجہد میں مجاہدانہ قیادت کریں گے اور ان تمام کاموں کے ساتھ حضرت مدنیؒ نے دارالعلوم کو ترقی کی راہ پر گامزن فرمایا۔

صدارت سے پہلے جمعیت علمائے ہند کی صدارت ہوئی ۱۹۴۲ء میں آپ کے خلاف قانونی تقریر کرنے کے جرم میں گرفتار کرلیا گیا دو سال دو مہینے قید کرنے کے بعد بلا شرط رہا کئے گئے چونکہ اس وقت ہندوستان شدید ترین بحران سے دوچار تھا' ایک جانب تحریک آزادی پوری شباب پر تھی دوسری طرف مسلم لیگ نے پاکستان کا شگوفہ چھوڑ دیا تھا۔ اس لئے شیخ الاسلامؒ اور آپ کے رفقا کا موقف یہ تھا کہ کوئی ایسا فارمولا تسلیم نہ کیا جائے جس سے ہندوستان کے کسی مخصوص علاقے کے باشندوں کو فائدہ پہنچے۔ اور دیگر ملک کے حصے کے مسلم باشندے تباہی اور بربادی کا شکار ہوجائیں۔ مسئلہ کا حل اس طرح ہونا چاہئے کہ تمام علاقے کے مسلم باشندے باعزت طریقے پر رہ سکیں کیونکہ تقسیم ملک کی صورت میں مسلم اقلیت کا مسئلہ بدستور الجھا رہے گا جبکہ پاکستان میں غیر مسلم اقلیت اس قدر موثر ہوگی کہ وہاں کے مسلمان ان سے متاثر ہونے پر مجبور ہوں گے۔ اگر تبادلہ آبادی کی نوبت آئی ہے تو نہایت تباہی اور بربادی کے مناظر سامنے آئیں گے اور ہندوستان میں مسلم اقلیت آٹے میں نمک کے برابر ہوگی اس طرح قطعاً غیر موثر ہوگی اور پاکستان میں اسلامی حکومت کا نعرہ محض ڈھونگ ہے کیونکہ جن لوگوں کے ہاتھ میں زمام اقتدار ہوگی وہ شریعت سے بیگانہ ہوں گے اور یہ بھی فرمایا تھا کہ پاکستان کی علاقائی' سیاسی اور اقتصادی پوزیشن کچھ اس نوعیت کی ہوگی کہ وہ اپنے قدموں پر کبھی کھڑا نہیں ہوسکے گا جس کے نتیجے میں کسی بڑی حکومت امریکہ یا روس وغیرہ کا آلہ کار بنے گا اس قسم کے بہت امور تھے جن کی وجہ سے انہوں نے ہمیشہ ملک کی تقسیم کی مخالفت فرمائی تقسیم ملک کے بجائے آپ نے ایک جامعہ اسکیم مدنیؒ فرمولے کے نام سے پیش کیا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ مسلمان اکثریت کے صوبے دو تین امور کے علاوہ اپنے تمام معاملے میں خود مختار ہوں۔ مرکز کی تشکیل میں ہندو اور مسلم ممبران مساوی ہوں اور دس سیٹیں پسماندہ طبقوں کے لئے ریزرو کردی جائیں۔ اس طرح ہندو اور مسلمان ہر ایک کو ۴۵ فیصد سیٹیں ملتی تھی اس کے ساتھ یہ شرط بھی تھی کہ کوئی قانون جس کا تعلق مسلمانوں سے ہوگا وہ اس وقت تک پاس نہیں ہوسکے گا جب تک مسلم ممبران کی اکثریت اس کے حق میں نہ ہوگی اس فارمولے کے بارے میں "سر اسٹیفور ڈیکر" نے کہا تھا کہ حقیقت میں یہ بہترین فارمولا ہے' اگر یہ فارمولا تسلیم کرلیا جاتا تو آج تمام ہندوستان مسلمانوں کے لئے پاکستان ہوتا لیکن اس وقت برطانوی پروپیگنڈے نے کچھ ایسا جادو کیا تھا' انہوں نے تمام دلائل اور مستقبل کے خطرات سے آنکھیں موندلیں اور شیخ الاسلام اور آپ کے رفقا کے خلاف الزام تراشیوں' دھمکیوں اور ایذارسانی کا ایک طویل سلسلہ شروع کیا آخر کار برطانوی سازش کامیاب رہی اب اگر غور کیا جائے اور خلوص دل کے ساتھ سوچا جائے کہ کیا حضرت مدنیؒ نے آنے والے خدشات کا اظہار فرمایا تھا' کیا وہ ہمارے سامنے ایک ایک ہوکر نہیں آئے ہیں؟ جب ہندوستان سے مسلمان ہجرت کرکے پاکستان آرہے تھے اس وقت کے حالات ہمارے سامنے ہیں۔ مشرقی پنجاب کی طرح مغربی یوپی کا پورا علاقہ بھی مسلمانوں سے خالی ہونے والا تھا حضرت مدنیؒ نے گاؤں گاؤں کا دورہ کرکے مسلمانوں کو ثابت قدم رہنے اور اللہ تعالی پر بھروسہ کرنے کی تلقین کی۔ دوسری جانب اعلیٰ حکام اور وزراء کو بھی چین سے بیٹھنے دیا۔ الغرض حضرت شیخ الاسلامؒ نے ۱۹۴۷ء کے پر آشوب دور میں بھی مسلمانوں میں استقلال و خود اعتمادی کا جذبہ پیدا کیا اور اس کے بعد وصال تک ان کی اصلاحی اور روحانی تربیت فرماتے رہے۔

حضرت شیخ الاسلامؒ کرامات کے آئینے میں:

حضرت شیخ الاسلام مدنیؒ کو دوران طالب علمی ہی سے رویاء صالحہ آتے رہتے تھے۔ حضرت شیخ الاسلام خود فرماتے ہیں کہ یاد نہیں کہ کتنی مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں نصیب ہوئی ہے علمائے کرام اور بزرگان دین سے واسطہ پڑا ان کے علاوہ آپ کی دعاؤں میں یہ اثر تھا کہ ایک دفعہ سلہٹ میں آگ لگ گئی لوگوں نے دعا کے لئے کہا آپ نے ہاتھ اٹھائے تھے ہی کہ آگ بجھ گئی۔ جس بیمار کے لئے دعا فرمائی وہ مریض فوراً صحت یاب ہوا۔

ٹرین واپس آگئی:

ایک دفعہ شیخ الاسلام سلہٹ سے دارالعلوم کی طرف جارہے تھے کہ اسٹیشن پر مغرب کا وقت قریب ہوگیا آپ نے نماز باجماعت شروع فرمائی نماز کے دوران ریل چلی گئی لوگ پریشان ہوئے' لیکن حضرتؒ سکون کے ساتھ نماز سے فارغ ہوئے۔ لوگوں نے دیکھا کہ ریل دور سے واپس آرہی ہے' یہ لوگ اس پر سوار ہوئے اور ٹرین چلی گئی۔ (مولانا لطف الرحمٰن)

کھانے میں حیرت انگیز برکت:

حاجی احمد حسن دیوبندیؒ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ دیوبند میں ایک سیاسی کانفرنس ہوئی اس موقع پر میں نے پچاس آدمیوں کے لئے کھانا تیار کیا ۲۵ حضرت کے مہمان اور ۲۵ کانفرنس کے مہمان ہوں گے جب حضرت مدنیؒ کو بتایا گیا آپؒ نے تمام شریک کانفرنس کو مدعو کیا۔ میں گھبرا گیا پھر میں نے عرض کیا کہ حضرت کھانا صرف پچاس آدمیوں کے لئے ہے' نہ وقت اتنا ہے کہ مزید کھانا تیار کیا جاسکے' حضرت مدنیؒ ان

لوگوں کو لے کر گھر پہنچ گئے اور روٹی پلاؤ اپنے پاس رکھوایا اور ایک چارپائی پر لیٹ گئے اور دعا فرماکر مہمان کو کھانا شروع فرمادینے کا حکم دیا' اس طرح پچاس آدمیوں کا کھانا تقریباً ۴۰۰ آدمیوں کے لئے کافی ہوگیا اور حضرت مدنیؒ نے بھی کھانا تناول فرمایا اس طرح اللہ پاک نے تھوڑے سے کھانے میں اتنی برکت ڈالی کہ پچاس کے بجائے ۴۰۰ آدمیوں کے لئے کافی ہوگیا۔

تالاب کی مچھلیاں کنارے پر آگئیں:

ایک مرتبہ آپ فضیلت ذکر پر تقریر فرمارہے تھے اور ارشاد فرمایا کہ دریائے کی مچھلیاں تک اللہ پاک کا ذکر کرتی ہیں' یہ فرمانا تھا کہ کہ سینکڑوں آدمیوں نے دیکھا کہ مچھلیاں تڑپ تڑپ کر کنارے پر آگئیں۔

دارالعلوم دیوبند وباء سے محفوظ رہا:

ایک مرتبہ دیوبند میں طاعون کی وباء پھیل گئی آپ اس وقت سفر پر تھے آپ کو اطلاع دی گئی۔ آپ دارالعلوم دیوبند تشریف لے آئے اور تمام طالب علموں کو اندر بلایا اور دارالعلوم کے گرد حصار بنایا جس کی وجہ سے تمام طلبا وباء سے محفوظ رہے' کسی کو بخار تک نہیں ہوا۔

وفات شیخ الاسلامؒ سے پھول بھی کملاگئے:

دارالعلوم دیوبند کے ایک طالب علم نے آپ کی خدمت میں چمپا کے پھول پیش کئے بوتل میں پانی ڈال کر پھول اس میں لگوادیا گیا' اس طرح چمپا کے پھول چار ماہ تک مردہ نہیں ہوئے۔ حضرت مدنیؒ نے اس کو خوشی سے قبول فرمایا اور اپنے کمرے میں رکھوادیا' یہ پھول بجائے چار ماہ کے تین سال تین مہینے تروتازہ رہے' لیکن ۵ دسمبر ۱۹۵۷ء کے حادثہ جانکاہ کی وہ بھی تاب نہ لاسکے' ان کی تازگی بھی دفعتاً پژمردگی سے تبدیلی ہوگئی سارے پھول اس طرح سیاہ ہوگئے کہ پانی میں سیاہی کا اثر ہوگیا۔

کنواں شریں ہوگیا:

دیولہ ضلع بھڑوچ (گجرات) میں ایک مرتبہ حضرت مدنیؒ تشریف لے گئے۔ وہاں کے لوگوں نے ایک کنواں آپ کو دیکھایا اور ان لوگوں نے یہ شکایت کی کہ اس کنویں کا پانی کھارا ہے آپ نے ایک علیحدہ پانی مانگا کر اس پر دم کیا اور ساتھ ساتھ دعا بھی فرمائی اور اس کنواں میں ڈال دیا' جس سے وہ کنواں شریں ہوگیا۔

دنیا تو برباد ہوگئی آخرت کے لئے دعا کردیجئے:

حضرت شیخ الاسلام ایک مرتبہ بھاگل پور تشریف لے گئے اس اثنا میں ایک نابینا ان کے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے کہ حضرت! جس وقت آپ لیگ کے دور میں بھاگل پور تشریف لائے تھے تو میں ہی وہ بدنصیب شخص تھا' جس نے آپ کو کالی جھنڈی دیکھائی تھی اور گالیوں کے ساتھ پتھر پھینکے تھے۔ ہوا یوں کہ واپسی پر ہی میری دونوں آنکھیں بصارت سے محروم ہوگئیں توبہ کی غرض سے مسجد میں گیا تو ایسا محسوس ہورہا تھا کہ کوئی شخص دھکے دے کر مجھے مسجد سے نکال رہا ہے' حضرت میری دنیا تو برباد ہوگئی ابھی آخرت کے لئے دعا فرمادیجئے اور میرا قصور معاف فرمادیجئے' اس شخص کا بیان ایسا تھا کہ سامعین کے رونگٹے کھڑے ہوگئے .بہرحال حضرت نے اس شخص کو بڑی شفقت اور محبت سے اپنے پاس بٹھایا اور تمام حاضرین کے ساتھ اس کے حق میں دعا فرمائی نیز اسے معاف بھی کردیا۔

حضرت شیخ الحرم والاسلام کردار اور عمل کے آئینے میں:

دارالعلوم دیوبند کی صدارت کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے ایسے بزرگوں کو منتخب فرمایا ہے' جو علم و فن کے ساتھ ساتھ زہد و تقویٰ میں بھی بلند مقام پر رہے ہوں۔ حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ' حضرت مولانا محمودالحسنؒ' حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ جیسے دریائے علم کے سرچشمے تھے تو ان کے مبارک قلوب تجلیات الٰہیہ کے عرش معلی اور فیوض و برکات کے منبع ثابت ہوئے ۱۳۴۶ھ میں حضرت انور شاہ کشمیریؒ کی جگہ حضرت مدنیؒ کو صدارت کے لئے منتخب کیا گیا' جس کو حضرت مصالح دارالعلوم کے پیش نظر منظور فرمایا' لیکن مسلمانوں کی ہمہ جہت مذہبی و سیاسی خدمات کا جذبہ آپ کے رگ و پے میں نفوذ کئے ہوئے تھا' اس نے اجازت نہیں دی کہ آپ عام مدرسین کی طرح محصور ہوکر رہیں آپ نے چند شرائط کے ساتھ کہ مہینے میں ایک ہفتے سیاسی جدوجہد کے لئے آزادی کے ساتھ اجازت ہوگی جو منظور کرلی گئی' لیکن جب مولانا حبیب الرحمٰنؒ صاحب کا انتقال ہوا تو اس کی جگہ حضرت قاری محمد طیبؒ اس منصب پر فائز ہوئے۔ تو حضرت مدنیؒ کا یہ کمال اور تقویٰ تھا کہ مجلس شوریٰ سے دوبارہ سابقہ شرائط کی تجدید کرائی۔

مگر یہ دیکھ لو کہ شریعت کے خلاف ہے:

مالٹے سے رہائی کے بعد حضرت شیخ الاسلامؒ اپنے محترم استاد شیخ الہندؒ کے ساتھ ہندوستان تشریف لے آئے تو آپ کی جاں نثاری' مجاہدانہ کارناموں اور استاد محترم کے ساتھ والہانہ تعلق سے پورا ملک متاثر تھا۔ اس لئے اس قافلے کے استقبال کے لئے بمبئی سے دہلی تک کے تمام اسٹیشن پر قوم نے جس انداز سے خراج عقیدت پیش کی اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ خصوصاً دہلی کے اسٹیشن پر تاحد نظر انسانی سروں کا جنگل نظر آرہا تھا اور سلطان انقلاب زندہ باد' اور اللہ اکبر کی صداؤں کی یہ کیفیت تھی کہ معلوم ہوتا تھا کہ عمارتیں پست جائیں گی تمام اسٹیشن کا نظام درہم برہم ہوگیا

باقی آئندہ

مولانا محمد علی صدیقی

قادیانیت علامہ اقبال کی نظر میں!

قادیانیت کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی ہے اور اس فتنے کے وجود میں آنے کے بعد امت مسلمہ میں ایک ہلچل پیدا ہو گئی' نبی کریم ﷺ کے ماننے والوں نے اس کا خوب انداز میں مقابلہ کیا' لیکن قادیانیوں نے ایک ہی بات کی رٹ لگائی کہ یہ مولویوں کا کام ہے کہ لوگوں کو کافر کہتے ہیں۔ آج کے اس مضمون میں ہم یہ بات ثابت کریں گے کہ اس فتنہ کے خلاف پوری امت مسلمہ ہے ذرا دیکھئے پاکستان کا خواب دیکھنے والے علامہ اقبالؒ نے قادیانی اور قادیانیت کے بارے میں کیا اظہار فرمایا:

۲۱/جون ۱۹۳۶ء کو علامہ اقبالؒ اپنے ایک خط میں پنڈت جواہر لال نہرو کو لکھتے ہیں "کل آپ کا مراسلہ خط ملا جس کے لئے میں آپ کا شکر گزار ہوں' میں نے جب آپ کے تحریر کردہ مضامین کا جواب لکھا تو میرا ایمان تھا کہ آپ کو احمدیوں (قادیانیوں) کے سیاسی رویے کا علم نہیں ہے' میرے ان جوابات کے لکھنے کی وجہ فی الحقیقت اس بات کو ظاہر کرنا ہے اور خاص طور پر آپ پر یہ واضح کرنا تھا کہ مسلمان کے اندر جذبات وفاداری کیسے پیدا ہوئے اور یہ کہ احمدیت (قادیانیت) نے ان کے لئے الہامی بنیاد کس طرح فراہم کئے' ان مضامین کے اشاعت کے بعد میرے لئے یہ انکشاف انتہائی حیران کن تھا کہ خود مسلمان کا ایک پڑھا لکھا طبقہ بھی تاریخی وجوہات سے ناواقف تھا' جنہوں نے احمدی (قادیانی) تعلیمات کو تسلیم کیا' علاوہ ازیں پنجاب اور دوسرے علاقوں میں بسنے والے آپ کے ساتھی بھی آپ کے ان مضامین کے باعث بے چینی محسوس کرتے تھے' کیونکہ ان کے خیال میں آپ کی ہمدردیاں احمدیہ (قادیانی) تحریک کے ساتھ تھیں' ان کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ آپ کے ان مضامین سے احمدی (قادیانی) پر بیں خاص طور پر اس غلط فہمی کا ذمہ دار تھا بہر حال مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ میری آپ کے بارے میں رائے غلط تھی' میں بذات خود مذہبی معاملات میں نہیں الجھتا مگر احمدیوں (قادیانیوں) نے خود انہی کے میدان میں مقابلے کرنے کی خاطر مجھے اس بحث میں حصہ لینا پڑا میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان مضامین کو لکھتے وقت ہم ہندوستان اور اسلام کی بہتری میرے پیش نظر تھی اور میں اس امر کے متعلق اپنے ذہن میں کوئی شک نہیں پاتا کہ احمدی (قادیانی) اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں۔"

علامہ اقبالؒ کے اس خط کا مضمون اتنا واضح ہے کہ اس پر تبصرہ کرنے کی ضرورت نہیں اور یہ تاریخی خط جس میں علامہ اقبالؒ نے اسلام اور قادیانیت کے عنوان سے پنڈت جی کے خط کے جواب میں لکھے گئے' اپنے ایک مضمون کے مقاصد کو واضح کیا ہے' علامہ اقبال کا اصل خط انگریزی میں تھا۔

قارئین کرام! آپ کے علم میں آگیا ہو گا کہ قادیانیت کے خلاف کام صرف مولویوں کا نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ کا ہے۔

تبصرہ کتب

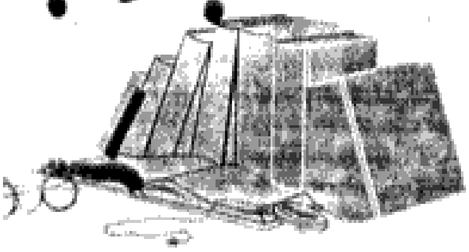

مولانا محمد اشرف کھوکھر

نام کتاب: آسان قرآنی قاعدہ

ترتیب و پبلشر: امیر محمد خان دامانی

ضخامت: ۶۸ صفحات

ہدیہ: ۱۵ روپے

قرآن مجید رسول آخرین محمد عربی ﷺ پر نازل ہونے والی آخری آسمانی کتاب ہے جو تمام بنی نوع انسان کی دارین کی فوز و فلاح کے لئے مکمل ضابطہ حیات ہے' جس کا پڑھنا' سننا' پڑھانا' سیکھنا' سکھانا باعث ثواب اور نجات اخروی کی ضمانت ہے۔ قرآن مجید چونکہ آخری نبی محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہونے والی آخری کتاب ہے اس لئے تاقیام قیامت اللہ رب العزت نے خود اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہوا ہے۔ قرآن مجید کا ایک حرف پڑھنے سے تمیں نیکیاں ملتی ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا خیر کم من تعلم القرآن وعلمہ "تم میں سے سب سے اچھا وہ ہے جو قرآن کی تعلیم حاصل کرے اور دوسروں کو تعلیم دے۔"

قرآن مجید کی صحیح تلاوت دینی فریضہ ہے' ہر دور میں قرآن مجید کو آسانی سے پڑھنے' پڑھانے کے لئے علماء کرام اور مشاہیر اسلام نے قاعدے مرتب کئے اور مسلمانوں کی نئی نسل کے لئے قرآن مجید بآسانی پڑھنے کے لئے ہر ممکن سعی و کوشش کی۔ زیر تبصرہ "آسان قرآنی قاعدہ" جناب امیر محمد خان دامانی (سابق ہیڈ ماسٹر فیڈرل

باقی صفحہ ۲۶ پر

اخبار ختم نبوت

محکمہ ڈاک کی مجرمانہ غلطی......ایٹمی راز اور ایٹمی بم کا ماڈل امریکیوں کے حوالے کرنے والے کی یاد میں ۲۱/ نومبر ۹۸ء کو ڈاک ٹکٹ جاری کر دیا

میں اس لعنتی ملک پر قدم نہیں رکھنا چاہتا (ڈاکٹر عبدالسلام)

ایسے شخص کی یاد میں ڈاک ٹکٹ جاری کرنا نظریہ پاکستان کی اساس کے منافی ہے

کراچی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں مولانا خواجہ خان محمد' مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اکرم طوفانی' مفتی محمد جمیل خان' مولانا نذیر احمد تونسوی' مفتی سعید احمد جلالپوری' مولانا محمد اشرف کھوکھر' مولانا نعیم امجد سلیمی' ریاض الحق' محمد انور رانا' سید اطہر عظیم' عبداللطیف نے محکمہ ڈاک پاکستان کی طرف سے ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی یاد میں ڈاک ٹکٹ جاری کرنے کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ جب قادیانی پاکستان کے وجود ہی کو تسلیم نہیں کرتے تو ان کے لئے یادگاری ٹکٹ جاری کرنا کیا معنی رکھتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ بات میڈیا کی کوریج میں موجود ہے کہ جب پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا اور اس کے بعد سابق وزیر اعظم نے اس وقت کے صدر کے سائنسی مشیر ڈاکٹر عبدالسلام کو ایک سائنسی کانفرنس میں شرکت کا دعوت نامہ بھیجا تو ڈاکٹر عبدالسلام نے جواباً کہا "میں اس لعنتی ملک پر قدم نہیں رکھنا چاہتا" کیا محکمہ ڈاک کو یہ زیب دیتا ہے کہ ارض مقدس کے بارے میں ایسے گستاخانہ اور باغیانہ الفاظ کہنے والے کی یاد میں ڈاک ٹکٹ جاری کرے؟ انہوں نے مزید کہا کہ متعدد صحافیوں نے اس حقیقت کا کھلے دل سے اعتراف کیا ہے کہ امریکی محکمہ خارجہ اور سی آئی اے کو پاکستان کے تمام ایٹمی راز اور بم کا ماڈل ڈاکٹر عبدالسلام نے فراہم کیا تھا۔ مزید بر آں ڈاکٹر عبدالسلام پاکستان کے ایٹمی قوت بننے کے شدید مخالف تھے۔ یہ تمام حقائق کہوٹہ ایٹمی سینٹر اور ڈاکٹر عبدالقدیر اور اسلامی بم میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔ ان رہنماؤں نے کہا کہ حقائق کی موجودگی میں محکمہ ڈاک کو فوری طور پر ان ڈاک ٹکٹوں کی اشاعت روک دینی چاہئے اور موجودہ اسٹاک کو ضائع کر کے حکومت اور عوام سے اس قبیح فعل' سنگین غلطی اور عوامی جذبات کو مجروح کرنے پر فی الفور معافی مانگنی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ اس قسم کی حرکتیں مختلف اداروں میں موجود قادیانی کے ایجنٹ وقتاً فوقتاً اپنے مخصوص افراد کو پروجیکٹ کرنے کے لئے کرتے رہتے ہیں۔ حکومت کو ایسے افراد پر کڑی نظر رکھنی چاہئے اور ان کی غیر آئینی اور غیر قانونی سرگرمیوں کا سدباب کرنا چاہئے۔

مرزا طاہر احمد مسلمانوں کے خلاف سازش کر رہا ہے' قاضی محمد اسرائیل

اگر حکومت نے ایم ٹی اے کی نشریات بند نہ کیں تو ہم خود پاکستان کو قادیانیوں کا قبرستان بنا دیں گے' فوری کارروائی کی جائے

تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ساتھ دیں تاکہ پاکستان میں موجود قادیانیوں کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے

مانسہرہ کے ممتاز عالم دین جامع مسجد صدیق اکبرؓ مانسہرہ کے خطیب قاضی محمد اسرائیل گڑنگی نے مرزا طاہر کے لندن سے ایم ٹی اے پر خرافات کی شدید مذمت کہ اسلام اور مسلمانوں اور اسلامی ممالک کے خلاف بکواس کر کے مسلمانوں کے زخموں پر نمک پاشی کی۔ انہوں نے کہا کہ مرزائی ملک اور اسلام دونوں کے غدار ہیں ان کا نام ونشان دنیا سے مٹ جائے (انشاء اللہ) وہ وقت دور نہیں کہ مرزائیوں کو اللہ کی زمین ہرگز نہیں ملے گی' انہوں نے کہا کہ تمام مسلمان' انتہائی خطرناک دشمن مرزائیوں کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ساتھ دیں تاکہ دنیا بھر میں مرزائیوں کے خلاف منظم طور پر کام کیا جائے' مرزا طاہر نے اپنے آقا کی گود میں پناہ لے کر بکواس کرنی شروع کی ہے' اگر ہمت ہے تو میدان میں آئے۔ حق والے ہی باطل کو مٹاتے ہیں۔

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کے گھر پر چھاپہ ہندو حکومت کی مسلمان دشمنی کا ثبوت ہے

عالم اسلام عظیم اسکالر کے خلاف کارروائی پر ہندوستان سے احتجاج کرے

مولانا فضل الرحمٰن' مولانا محمد یوسف لدھیانوی' ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' مفتی نظام الدین شامزئی' مولانا مفتی محمد جمیل خان کا اظہار مذمت

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا سعید احمد جلالپوری' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا محمد طیب لدھیانوی' مولانا محمد اشرف کھوکھر' جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے رئیس ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' شیخ الحدیث مفتی نظام الدین شامزئی' مولانا محمد انور بدخشانی' مولانا امداد اللہ' مولانا محمد زیب' مجلس نشریات اسلام کے سربراہ فضل ربی ندوی' مولانا مزمل حسین کاپڑیا' جمعیت علماء اسلام کے قائد مولانا فضل الرحمٰن' مولانا عبدالغفور حیدری' عالمی مجلس تحفظ حقوق اہلسنت کے صدر مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ' مفتی محمد جمیل خان' جمعیت جاں نثاران اسلام کے سربراہ مولانا عزیز الرحمٰن رحمانی' نے ایک مشترکہ بیان میں عظیم مذہبی اسکالر دارالعلوم ندوۃ العلماء کے مہتمم' رابطہ عالم اسلامی کے بانی رکن مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کے گھر پر ہندوستان حکومت کے چھاپے کو اس صدی کی بدترین انتقامی کارروائی قرار دیتے ہوئے کہا کہ سیکولر حکومت اور جمہوری حکومت کا اعلان کرنے والے ہندوستان میں آج مذہبی رہنما تک محفوظ نہیں مولانا ابوالحسن علی ندوی کی عظیم خدمات کے بعد ہندوستان حکومت جو انتقامی طرز عمل کا مظاہرہ کر رہی ہے' دنیا میں اس سے زیادہ محسن کشی کی مثال نہیں مل سکتی۔ آج ہندوستانی حکومت کے ہاتھوں مذہبی رہنما تک محفوظ نہیں۔ مولانا ابوالحسن علی ندوی کا قصور یہ ہے کہ انہوں نے اپنی حکومت کے ناجائز اور مسلمانوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے والے قانون کے خلاف بیان دیا۔ اگر حکومت ہندوستان یہ سمجھتی ہے کہ وہ مولانا ابوالحسن علی ندوی کو ہراساں کر کے ان کو مسلمانوں کی حمایت سے روک دے گی تو یہ ان کی بھول ہے۔ ان علماء کرام نے عالم اسلام کے حکمرانوں خصوصاً سعودی عرب کے خادم الحرمین الشریفین ملک فہد اور ولی عہد شہزادہ عبداللہ سے اپیل کی کہ وہ ہندوستان پر دباؤ ڈال کر مسلمانوں کے مذہبی رہنماؤں کے خلاف انتقامی کارروائی بند کرائے۔

☆☆☆☆☆

بھکر مرزائیت سے پاک ہو گیا

کروڑ لعل عیسن (نمائندہ خصوصی) مرزائیوں کے دو اہم ستون ایڈیشنل سیشن جج ارشاد اللہ سیال قادیانی اور اس کی بیوی نصرت سیال پرنسپل گرلز کالج بھکر جو کہ عرصہ بیس سال سے بھکر پر مسلط تھے اور قادیانیت کا تحفظ کیے ہوئے تھے' ہمیشہ کے لئے تبدیل ہو کر ننکانہ صاحب چلے گئے۔ ان دونوں میاں بیوی نے بھکر میں قادیانیت کے فروغ استحکام کے لئے سرگرداں تھے۔ ختم نبوت بھکر کے رہنما ڈاکٹر دین محمد فریدی کی قیادت میں جو تحریک چلی اور مسلسل دس سال کی جدوجہد کے بعد یہ مضبوط کھونٹے اکھاڑ پھینکے اور لاکھوں روپیہ کا کالج کا فراڈ' بجلی چوری کے ثبوت' عیاشی فحاشی کی داستانیں۔ ان دونوں میاں بیوی نے رائل فیملی قادیان کی بھکر میں یاد تازہ کر رکھی تھی۔ مگر بھکر میں ختم نبوت کے فدائی الحمد للہ بڑے مضبوط ثابت ہوئے۔ بھکر میں مرزائیوں کا مضبوط قلعہ جو کہ انہوں نے محکمہ ایجوکیشن اور محکمہ عدلیہ میں قائم کر رکھا تھا اکھاڑ پھینکا اور ان کے خلاف ہائیکورٹ پنجاب نے گرلز کالج میں کرپشن کے ثبوت بھی طلب کر لئے ہیں۔ بھکر کے تمام مذہبی طبقوں نے ڈاکٹر دین محمد فریدی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ورکروں کو دلی مبارکباد پیش کی ہے۔

ربوہ کے نام کی تبدیلی پنجاب اسمبلی کا بہت ہی اہم اقدام

بھکر (نمائندہ خصوصی) ربوہ کے نام سے قادیانی قرآن پاک کو غلط انداز میں پیش کرنے کی جسارت کر رہے تھے۔ یہ بات ڈاکٹر دین محمد فریدی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر نے کروڑ' میانوالی' ذمہ والا وغیرہ دوروں کے دوران پبلک جلسوں میں کہی۔ آپ نے کہا کہ مسلم لیگی حکومت نے مرزائیوں کے خلاف یہ پہلا جرأت مندانہ اقدام کیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسلم لیگ کو بھی اب یہ شعور ہو گیا ہے کہ قادیانی اسلام اور پاکستان کے دشمن ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ مرزائیوں کی بالکل جڑ کٹ سکتی ہے' رائل فیملی قادیان کا تسلط بالکل ختم ہو سکتا ہے اگر ربوہ کے مکینوں کو مالکانہ حقوق دے دیے جائیں' ربوہ کی

سرزمین رائل فیملی نے لوٹ میں حاصل اور پھر قادیانیوں کے نام وقف کر کے مرزائیوں کو بانٹی اور ان کو تاحال مالکانہ حقوق نہیں دیئے گئے۔ مرزائی رائل فیملی کے شکنجہ میں جکڑے ہوئے ہیں۔ یہ شکنجہ تب ہی ٹوٹ سکتا ہے جب قادیانیوں کا نام نہاد "وقف" ختم کر کے مرزائیوں کو مالکانہ حقوق دے دیئے جائیں۔ آپ نے کروڑ لعل عیسن کے جلسہ عام میں پرزور الفاظ میں کہا کہ مرزائیوں کو مالکانہ حقوق حکومت آج دے دے تو مرزائیت کا فتنہ چھ ماہ میں اپنی موت آپ مر جائے گا۔ اگر نواز شریف حکومت کو پاکستان کی تعمیر و ترقی اور استحکام سے کچھ محبت ہے تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ مطالبہ مان لے۔

○

کوٹری میں قادیانیوں کی توہین رسالت ﷺ' توہین قرآن جیسی اشتعال انگیز سرگرمیاں

ملز انتظامیہ نے ملزمان کو اس جرم کے ارتکاب کی وجہ سے ملز سے باہر نکال دیا

ختم نبوت ایکشن کمیٹی کوٹری کا ردعمل' مقامی انتظامیہ کی بے حسی جو کسی بڑے مذہبی انتشار کا پیش خیمہ ہو سکتی ہے (مولانا محمد اشرف کھوکھر)

مورخہ ۹/نومبر رات کو ساڑھے آٹھ بجے ملز الیکٹرک ڈیپارٹمنٹ کے دو قادیانی ملازمین ظفر احمد ولد ناصر قادیانی' مبارک قادیانی نے اپنے کھاتے کے اندر دوران ڈیوٹی ہفت روزہ ختم نبوت جس میں قرآنی آیات' احادیث مبارکہ' حضور اکرم ﷺ کے اسم مبارک اور سیرت پر مضامین اور دیگر شعائر اسلامی شائع تھے کو پھاڑنے کے بعد نذر آتش کر دیا' ان کے ساتھ کام کرنے والے مسلمان اکبر علی اور کامران نے اپنے انچارج مرزا سلیم بیگ صاحب کو اطلاع دی۔ مرزا سلیم بیگ نے ان سے پوچھ گچھ کی تو انہوں نے اقرار کیا کہ ہم نے یہ رسالہ اس لئے جلایا ہے کہ اس قادیانیوں کے خلاف لکھا ہوا تھا' جس پر مرزا سلیم بیگ نے یہ بات اپنی مل انتظامیہ تک پہنچائی۔ ملز انتظامیہ نے حالات کو اشتعال سے بچانے کے لئے ان دو مذکور قادیانیوں کو ملز سے فی الفور نکال دیا۔ اور ناصر قادیانی جس کے ایما پر یہ اشتعال انگیز حرکت کی گئی تھی اس کا بھی ملز میں داخلہ بند کر دیا۔ اس واقعہ کی اطلاع ختم نبوت ایکشن کمیٹی کوٹری کے جناب غلام محمد بھٹہ صاحب' حاجی زمان خان' جناب قاری الہی بخش صاحب' مولانا محمد نذر عثمانی اور دیگر احباب کو ملی تو انہوں نے فوراً ملز انتظامیہ سے رابطہ کیا۔ ملز انتظامیہ نے ساری تفصیل بتائی اور یہ بھی کہا کہ ہم نے مذکورہ قادیانیوں کو اس قبیح حرکت کے باعث جو کہ تمام مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے' توہین قرآن اور توہین رسالت ﷺ کا باعث بنے کی وجہ سے ملز سے فوراً نکال دیا ہے۔ ختم نبوت ایکشن کمیٹی نے فوراً مقامی انتظامیہ سے رابطہ کیا اور ڈی ایس پی صاحب کو درخواست دی۔ ڈی ایس پی متعلقہ ایس ایچ او مرزا سلیم بیگ اور محمد منور نے ڈی ایس پی صاحب کے سامنے حلفیہ بیان دیا کہ مذکورہ قادیانیوں نے ختم نبوت کا رسالہ نذر آتش کیا ہے اور سائٹ ایریا پولیس کے انچارج کو انکوائری کا حکم دیا۔ انکوائری انچارج اے ایس آئی اسلم چنا نے ملز کے اندر جائے وقوعہ کا معائنہ کیا تو وہاں پر موجود ملازمین اکبر علی اور کامران جو کہ عینی شاہد تھے بیان دیا اور اس جگہ کی نشاندہی کی' جہاں پر رسالہ جلایا گیا تھا اس لئے وہاں پر آگ جلانے کے نشانات موجود تھے۔ عینی شاہدین اور وہاں کے خطیب مولانا محمود احمد صاحب کے بیان قلمبند کئے' انہوں نے واپس اپنی رپورٹ سائٹ انچارج پولیس جناب آصف جتوئی کو دی' انہوں نے ایس ایچ او کوٹری کے ذریعے جناب ڈی ایس پی کوٹری تک پہنچائی اسی اثنا میں ختم نبوت ایکشن کمیٹی کے وفد جس میں علامہ احمد میاں حمادی صاحب' قاری الہی بخش' زمان خان' غلام محمد بھٹہ اور مولانا محمد نذر عثمانی نے اے ڈی ایم صاحب کوٹری سے بھی ملاقات کر کے صورت حال سے آگاہ کیا۔ اے ڈی ایم صاحب نے فوراً کارروائی کرنے کے لئے ڈی ایس پی صاحب کوٹری کو حکم جاری کیا۔ اسی دوران ایس ایچ او صاحب کوٹری کا تبادلہ ہو گیا اور نئے ایس ایچ او واجد علی تھیم صاحب نے چارج سنبھالا تو ختم نبوت کے وفد نے ان سے ملاقات کی اور ڈی ایس پی صاحب سے دوبارہ ملاقات کی گئی تو ڈی ایس پی صاحب نے نئے سرے سے انکوائری کرنے کا کہا جب کہ انکوائری مکمل ہو چکی تھی چاہئے تو یہ تھا کہ ایف آئی آر درج کی جاتی مگر ایف آئی آر درج کرنے کے

جائے غفلت برتی اور بے پرواہی سے اس واقعہ کو دبانے کی ناکام کوشش کی اور ٹال مٹول کرنے لگے۔ دفعہ ۲۹۵ اے کے تحت باوجود انکوائری مکمل ہونے اور عینی شاہدین کی گواہیوں کے باوجود مذکورہ ملزمان کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کا آرڈر نہیں کیا گیا اور اس واقعے کو دبانے کی بے جا کوشش کی ہے۔ بعد ازاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے وفد نے جن میں مولانا محمد نذر عثمانی' قاری الٰہی بخش صاحب' مولانا اقبال اللہ شامل تھے اور قیادت جناب مفتی محمد جمیل خان صاحب کی ہوم سیکریٹری سندھ سے ملاقات کر کے قادیانیوں کی انتہائی اشتعال انگیز حرکات سے آگاہ بھی کیا۔ لہٰذا ہم حکومت سندھ اور گورنر سندھ سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ مذکورہ ملزمان کو گرفتار کر کے آئین و قوانین کے مطابق قرار واقعی سزا دی جائے۔

مظفر وارثی

غدار پاکستان کی سزا!

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے بارے میں مظفر وارثی کی ایک نظم ملاحظہ فرمائیں۔ مدیر

غدار کی سزا موت
جو داغ ہو جبیں
جو بوجھ ہو زمیں کا
اس جسم کی قبا موت
تن اور من جو بیچے
اپنا چلن جو بیچے
راز وطن جو بیچے
اس کا معاوضہ موت
حلف و قسم عدولی
ہے بات بے اصولی
انجام ظلم سولی
ظالم کا خوں بہا موت
اغیار پر نوازش
بدلے کا نام خواہش
مجرم کا جرم سازش
منصف کا فیصلہ موت

جو دشمن کھوٹا
ظرف اس کا کتنا چھوٹا
اس کا وجود کھوٹا
وہ اس کو بارہا موت
جس کو ہوس دبوچے
جو اپنا گوشت نوچے
جو ایڑیوں سے سوچے
اس کا ہے راستہ موت
دل جس کا افلاطونی
جس کی خرد جنونی
بانٹے جو بے سکونی
اس شخص کی سزا موت
جو کافروں کا دلبر
لعنت خدا کی اس پر
اس کے لئے مظفر
تا عمر قید یا موت

بقیہ: تبصرۂ کتب

گورنمنٹ ہائی اسکول ژوب چھاؤنی) نے اپنے چھتیس سالہ تدریسی تجربے کے بعد انتہائی محنت اور خلوص سے مرتب کیا ہے' جس سے نہ صرف طلباء و طالبات استفادہ کر سکتے ہیں' بلکہ ایسے نوجوان بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں جنہیں بعض وجوہات کی بنا پر بچپن میں کسی استاد سے باقاعدہ قرآن مجید پڑھنے کا موقع نہ ملا اور اب وہ قرآن مجید پڑھنے کا بے حد شوق رکھتے ہیں۔ مؤلف موصوف زیر نظر "آسان قرآنی قاعدہ" کو مرتب کرنے کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "کتاب ہذا فن تجوید و قرأت کے ماہرین اساتذہ کرام کے لئے نہیں لکھی گئی بلکہ عام طلباء و طالبات اور تعلیم یافتہ بالغ لوگوں کے لئے لکھی گئی ہے' تاکہ وہ جلد از جلد اور ممکن حد تک صحیح انداز میں قرآن پاک پڑھنا سیکھ جائیں اور تلاوت قرآن پاک سے فیض یاب ہو سکیں۔"

الغرض مؤلف موصوف کی کوشش قابل صد تحسین ہے۔ اللہ رب العزت موصوف کو اجر عظیم اور طلباء اور طالبات کو اس کتاب سے صحیح استفادہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

نوٹ: اگر کوئی مخیر "آسان قرآنی قاعدہ" بطور صدقہ جاریہ چھپوا کر شائع کرنا چاہے تو اس کو مؤلف کی طرف سے اجازت ہے صرف درج ذیل پتہ پر خط لکھ کر مطلع کر دے۔ امیر محمد خان' حیدر لاج' حیدریہ روڈ ویسٹ گلگشت ملتان۔

غدار پاکستان

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی اسلام اور پاکستان دشمنی پر مبنی تاریخی و تحقیقی دستاویز

ترتیب و تحقیق محمد متین خالد

پاکستانی تاریخ کے اہم ترین راز
پہلی بار بے نقاب ہوتے ہیں

- پاکستان کے ایٹمی راز اسرائیل تک کیسے پہنچے؟
- بھارتی ایٹمی دھماکوں میں ڈاکٹر عبدالسلام نے کیا اہم کردار ادا کیا؟
- سابق وزیر خارجہ نے اسلامی بم کے خلاف سازش میں شریک ڈاکٹر عبدالسلام کو کس مشکوک حالت میں دیکھا؟
- کون سی پاکستان دشمن شخصیات کے اسلامی بم کے مخالف سائنس دانوں سے خفیہ رابطے تھے؟
- پاکستان دشمن سائنسدانوں کو ہیرو بنا کر پیش کرنے والے دانشوروں کی فہرست میں کون کون سے پردہ نشینوں کے نام شامل ہیں؟
- وہ کون سا لمحہ تھا...... جب ضیاء الحق جیسا نرم گو شخص بھی سخت ترین زبان استعمال کرنے پر مجبور ہو گیا؟
- نوبل پرائز کی آڑ میں یہودی لابی کس طرح سازشیں کرتی ہے؟
- ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی فرضی قبر بنا کر جوتے مارنے والوں میں کون کون سے ملعون پاکستانی شامل ہیں؟
- قادیانی خلیفہ مرزا طاہر نے پاکستانی ایٹمی دھماکوں کا کس طرح تمسخر اڑایا؟

غدار پاکستان ایسے بے شمار خفیہ رازوں سے پردہ ہٹا رہی ہے!

پاکستان کے دشمنوں کو پہچاننا ...... ان کے عزائم کو ناکام بنانا ہر محب وطن پاکستانی کا فرض ہے

یہ کتاب آپ کی رہنمائی کرے گی!

صفحات: 308 قیمت: 200

عالمی مجلس ختم نبوت، حضوری باغ روڈ، ملتان

مکتبہ تعمیر انسانیت، اردو بازار، لاہور

عالمی مجلس
تحفظ ختمِ نبوت سے تعاون

شفاعتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوتِ اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقاتِ جاریہ میں شرکت کے لئے

زکوٰۃ، صدقات، خیرات، فطرہ، عطیات عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کو عنایت فرمائیں

ترسیلِ زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 583486-514122، فیکس: 542277

نوٹ: رقوم دیتے وقت مدکی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جاسکے

کراچی کے احباب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی میں رقوم جمع کرا سکتے ہیں

فون: 7780337 فیکس: 7780340

نوٹ: مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کرسکتے ہیں